بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

اخبار احمدیہ

لندن

مارچ، اپریل ۲۰۲۱ء رجب، شعبان، رمضان، ہجری قمری ۱۴۴۲ امان، شہادت، ہجری شمسی ۱۴۰۰ شمارہ ۲

”میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو۔ اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے۔ دنیا اس کو بالکل بھول جاوے۔ خدائے واحد کی عبادت ہو۔“

اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ ومخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فہرست مضامین

صفحہ

قال اللہ تعالیٰ ،قال الرسول ﷺ ،کلام الامام علیہ السلام	4
خلاصہ خطبات جمعہ ارشادفرمودہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	5
یومِ مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام زمانے کی ضرورت	15
جلسہ یوم مصلح موعود(ورچوئل)	18
رمضان مغفرت کا مہینہ	21
رمضان قسمتیں سنوارنے والا مہینہ	24
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل ملاقات	27
خبرنامہ	31
ایک عظیم الشان گواہ	34
گل دستہ	38
بچوں کی دنیا	43

امیر جماعت برطانیہ
رفیق احمد حیات

مبلغ انچارج
عطاء المجیب راشد

نگران
منصور احمد شاہ

مدیر اعلیٰ
ولید احمد

ادارتی بورڈ
لطیف احمد شیخ ، مبارک صدیقی، رانا عبدالرزاق خاں

پروف ریڈنگ
افضال ربانی

ٹائپ سیٹنگ
لطیف احمد شیخ

میگزین ڈیزائن
اظہر مانی

سرورق ڈیزائن
مرزا ندیم احمد

ایڈیٹر انگریزی
احد بھنو ، عابد احمد

میگزین ڈیزائن
مرزا ندیم احمد

ترجمہ ۔ شیخ رفیق احمد

پروف ریڈنگ
محمود احمد

مینیجر ۔ شیخ طاہر احمد

ترسیل
رفیق صالح ناصر، ابراہیم خان، ارسلان توقیر ملک، دانیال احمد صدیقی، مبشر شہزاد، عادل عرفان، وقار خالد، ولید احمد ، جلیس حامد، یاسر احمد، اویس احمد ،تصدق خان ، کامل محمود، عادل محمود ۔

قال اللہ تعالیٰ

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ؕ

اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَ ھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ

’’اپنے ربّ کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا ربّ ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔‘‘

(سورۃ النحل: ۱۲۶ ترجمعہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
فَوَ اللّٰہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سُرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ ۷۵ ۳۷۶/۳ مسلم کتاب الفضائل
باب فضائل علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب و بخاری کتاب الجھاد)

کلام الامام علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آدابِ تبلیغ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ عوام۔ متوسط درجے کے۔ اُمراء۔ عوام عموماً کم فہم ہوتے ہیں، اُن کی سمجھ موٹی ہوتی ہے۔ اس لئے اُن کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ اُمراء کے لئے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے، کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور اُن کا تکبّر اور تعلّی اور بھی سدِّ راہ ہوتی ہے۔ اس لئے اُن کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہیے کہ وُہ اُن کے طرز کے موافق اُن سے کلام کرے یعنی مختصر مگر پُورے مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو۔ مگر عوام کو تبلیغ کرنے کے لئے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہیے۔ رہے اوسط درجہ کے لوگ۔ زیادہ تر یہ گروہ اس قابل ہوتا ہے کہ ان کو تبلیغ کی جاوے۔ وُہ بات کو سمجھ سکتے ہیں اور اُن کے مزاج میں وہ تعلّی اور تکبّر اور نزاکت بھی نہیں ہوتی جو اُمراء کے مزاج میں ہوتی ہے، اس لیے ان کو سمجھانا بہت مشکل نہیں ہوتا۔‘‘ (ملفوضات (پرانا ایڈیشن) جلد دوم صفحہ ۱۶۲)

خلاصہ خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطباتِ جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

۲۹ر جنوری ۲۰۲۱ء بمطابق ۲۹ر صلح ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یو کے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غزوات میں شمولیت کا ذکر کرتا ہوں۔ جیسا کہ غزوہ بدر کے بارے میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ حضرت عثمانؓ غزوہ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے کیونکہ آپ کی زوجہ حضرت رقیہؓ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار تھیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو ارشاد فرمایا کہ ان کی تیمار داری کے لئے مدینہ میں ٹھہریں اور آپؓ کو بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح ہی قرار دیا۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کے لئے بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح مالِ غنیمت اور اجر میں حصہ مقرر فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جو سفارت کاری ہوئی اور بیعت رضوان ہوئی اس میں حضرت عثمانؓ کا کردار یا آپؓ کے بارے میں کیا واقعات ملتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا دیکھا کہ آپؐ اور آپؐ کے صحابہ امن کے ساتھ اپنے سروں کو منڈائے ہوئے اور بال چھوٹے کئے ہوئے بیت اللہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس رؤیا کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذوالقعدہ ۶ ہجری میں اپنے چودہ سو اصحاب کے ہمراہ عمرے کی ادائیگی کے لئے مدینہ سے نکلے۔ حدیبیہ کے مقام پر آپؐ نے پڑاؤ کیا۔ قریش نے آپؐ کو عمرے کی ادائیگی سے روکا۔ فریقین کے درمیان جب سفارت کاری کا آغاز ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ کے جوش و خروش کا حال سنا تو آپؐ نے فرمایا کسی ایسے با اثر شخص کو مکہ میں بھجوایا جائے جو مکّہ ہی کا رہنے والا ہو اور قریش کے کسی معزز قبیلے سے تعلق رکھتا ہو۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس مقصد کے لیے بھجوایا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعہ کو اپنے الفاظ میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ مکہ پہنچے تو چونکہ مکہ میں ان کی بڑی وسیع رشتہ داری تھی۔ ان کے رشتہ داران کے گرد اکٹھے ہو گئے اور ان سے کہا کہ آپؓ طواف کر لیں لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگلے سال آ کر طواف کریں مگر حضرت عثمانؓ نے کہا کہ میں اپنے آقاؐ کے بغیر طواف نہیں کر سکتا۔ چونکہ رؤسائے مکہ سے آپؓ کی گفتگو لمبی ہو گئی تو مکّہ میں بعض لوگوں نے شرارت سے یہ خبر پھیلا دی کہ عثمانؓ کو قتل کر دیا گیا ہے اور یہ خبر پھیلتے پھیلتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا: اگر یہ خبر درست نکلی تو ہم بزور مکہ میں داخل ہوں گے۔ یعنی ہمارا پہلا ارادہ صلح کے ساتھ مکہ میں داخل ہونے کا تھا، جن حالات میں وہ کیا گیا تھا وہ حالات چونکہ تبدیل ہو جائیں گے اس لیے ہم اس ارادہ کے پابند نہیں رہیں گے۔ جو لوگ یہ عہد کرنے کے لئے تیار ہوں کہ اگر ہمیں آگے بڑھنا پڑا تو یا ہم فتح کر کے لوٹیں گے یا ایک ایک کر کے میدان میں مارے جائیں گے وہ اس عہد پر میری بیعت کریں۔ آپ کا یہ اعلان کرنا تھا کہ پندرہ سو زائر جو آپؐ کے ساتھ آیا تھا یکدم پندرہ سو سپاہی کی شکل میں بدل گیا اور دیوانہ وار ایک دوسرے پر پھاندتے ہوئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے ہاتھ پر دوسروں سے پہلے بیعت کرنے کی کوشش کی۔ یہ بیعت تمام اسلامی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے اور درخت کا عہد نامہ کہلاتی ہے کیونکہ جس وقت یہ بیعت لی گئی اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ لیکن ابھی بیعت سے مسلمان فارغ ہی ہوئے تھے کہ حضرت عثمانؓ واپس آ گئے اور انہوں نے بتایا کہ مکہ والے اس سال تو عمرے کی اجازت نہیں دے سکتے مگر آئندہ سال اجازت دینے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں معاہدہ کرنے کے لئے انہوں نے اپنے نمائندے مقرر کر دیے۔ حضرت عثمانؓ کے آنے کے تھوڑی دیر کے بعد مکہ کا ایک رئیس سُہَیل نامی معاہدہ کے لئے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ معاہدہ لکھا گیا۔ حضرت عثمانؓ کا یہ ذکر ابھی چل رہا ہے۔ باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ دعاؤں کی طرف اب بھی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ پاکستان کے حالات کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ دعائیں اگر جاری رہیں تو جلد ہم دیکھیں گے کہ مخالفین کا انجام نہایت عبرتناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی بھی توفیق دے اور انہیں قبول بھی فرمائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

۵ر فروری ۲۰۲۱ء بمطابق ۵ تبلیغ ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا ہے۔ ایک غزوہ تھا غزوہ ذات الرقاع۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نجد میں غطفان کے قبیلہ بنوثَعلَبہ اور بنومُحَارِب پر حملہ کے لیے چار سو یا ایک روایت کے مطابق سات سو صحابہ کی جمعیت کے ساتھ روانہ ہوئے اور مدینہ میں حضرت عثمانؓ کو امیر مقرر فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نجد میں نخل مقام پر پہنچے جسے ذَاتُ الرِّقَاع کہتے ہیں۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے کے لئے بڑا لشکر تیار تھا۔ دونوں گروہ ایک دوسرے کے بالمقابل ہوئے تاہم جنگ نہ ہوئی اور لوگ ایک دوسرے سے خوفزدہ رہے۔ اسی جنگ کے دوران پہلی مرتبہ مسلمانوں نے صلوٰۃِ خوف ادا کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مُصعَب بن سَعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مردوں اور دو عورتوں کے علاوہ باقی سب کفار کو امان دے دی تھی۔ آپؐ نے فرمایا ان چار کو قتل کر دو خواہ تم انہیں کعبہ کے پردوں سے چمٹے ہوئے پاؤ۔ وہ عکرمہ بن ابوجہل، عبداللہ بن خَطَل، مِقْیس بن صُبَابَہ اور عبداللہ بن سعد بن اَبِی سَرح تھے۔ عبداللہ بن خَطَل جب پکڑا گیا تو اس نے خانہ کعبہ کے پردوں کو پکڑا ہوا تھا۔ حضرت سعید بن حُرَیثؓ اور حضرت عمَّار بن یاسرؓ دونوں اس کی طرف لپکے اور

> ”جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے اگر روزے سے ہے تو حمد و ثنا اور دعا کرتا رہے اور معذرت کرے اور اگر روزہ دار نہیں تو جو کچھ پیش کیا گیا ہے وہ خوشی سے کھائے“
>
> (حدیث النبیؐ، مسلم، کتاب النکاح، باب الامر باجابۃ الداعی الی دعوۃ)

سعیدؓ نے آگے بڑھ کر اسے قتل کر دیا۔ مِقْیس کو لوگوں نے بازار میں پایا اور اسے قتل کر دیا۔ عکرمہ سمندر کی طرف بھاگ گیا۔ جہاں تک عبداللہ بن ابی سرح کا تعلق ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے پناہ دے دی اور وہ آپؓ کے گھر میں تین دن چھپا رہا۔ ایک دن جب کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے لوگوں سے بیعت لے رہے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عبداللہ بن ابی سرح کو بھی آپؐ کی خدمت میں لے گئے اور اس کی بیعت قبول کرنے کی درخواست کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو کچھ دیر تامل فرمایا مگر پھر آپؐ نے اس کی بیعت لے لی۔ اور اس طرح دوبارہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔''

حضور انور نے فرمایا کہ سنن نسائی کی بیان کردہ روایت میں عکرمہ بن ابوجہل کے قبولِ اسلام کا واقعہ یوں بیان ہوا ہے کہ جب اسے علم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون بہانے کا حکم دیا ہے تو وہ یمن کی طرف بھاگ گیا۔ اس کی بیوی نے بعد اس کے کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا اس کا پیچھا کیا اور اس نے عکرمہ کو سمندر کے ساحل پر پایا۔ اس نے عکرمہ کو یہ کہتے ہوئے روکا کہ اے میرے چچا کے بیٹے! مَیں تمہارے پاس اس انسان کی طرف سے آئی ہوں جو لوگوں میں سب سے زیادہ جوڑنے والے اور لوگوں میں سب سے زیادہ نیک اور لوگوں میں سب سے زیادہ خیر خواہ ہیں۔ تُو اپنی جان کو ہلاکت میں مت ڈال کیونکہ میں تمہارے لئے امان طلب کر چکی ہوں۔ اس پر وہ اپنی بیوی کے ساتھ آیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا اور اس کا اسلام بہت خوبصورت رہا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں درج ذیل علاقوں میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتوحات سے نوازا۔ فتح افریقہ ۔ یہ الجزائر اور مراکش کے علاقے ہیں۔ فتح اندلس، سپین 27 ہجری۔ فتح قبرص، سائپرس 28 ہجری۔ فتح طبرستان 30 ہجری۔ فتح صَوَاری۔ فتح آرمینیا۔ فتح خراسان 31 ہجری۔ بلادِ روم کی طرف پیش قدمی مَرْو رُوذ، طالقان، فاریاب، جُوزَجان اور طُخَارِستان کی فتوحات۔ بَلخ، ہَرَات کی مہم 32 ہجری۔ اس کے علاوہ اس امر کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے دَور میں ہندوستان میں اسلام کی آمد ہوگئی تھی۔ قبرص حضرت عثمانؓ کے دور میں آپؓ کی اجازت اور حکم سے امیر معاویہ کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ وہ ذکر ابھی چل رہا ہے۔ آئندہ بھی ان شاء اللہ بیان ہوگا۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حالات بہتر کرے۔ ان کو پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو بھی دعاؤں کی توفیق دے۔ اپنی اصلاح کی بھی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کی بھی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ جلد یہ اندھیرے دن ہیں روشنیوں میں بدل دے اور ہم وہاں کے احمدیوں کو بھی آزادی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے دیکھیں۔

سلسلہ کے دیرینہ خادم مکرم چودھری حمید اللہ صاحب کی وفات پر اُن کی دینی خدمات و کردار کا تذکرہ

۱۲ر فروری ۲۰۲۱ء بمطابق ۱۲ر تبلیغ ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج میں جماعت کے ایک دیرینہ خادم مکرم چودھری حمید اللہ صاحب کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی گزشتہ دنوں میں وفات ہوئی۔ آپ تحریک جدید پاکستان کے وکیل اعلیٰ تھے۔ صدر مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ تھے اور ایک لمبے عرصے سے افسر جلسہ سالانہ کی خدمت پر بھی مامور تھے۔ 7 فروری کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں 87 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضور انور نے فرمایا کہ مکرم چودھری صاحب کے والد کا نام بابو محمد بخش صاحب اور والدہ کا نام عائشہ بی بی صاحبہ تھا۔ یہ لوگ بھیرہ کے نواحی علاقے کے رہنے والے تھے۔ چودھری صاحب 1934ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد نے ان کی پیدائش سے کوئی پانچ سال پہلے احمدیت قبول کی تھی۔ وہ اپنی قبول احمدیت کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں خدا تعالیٰ کی

قسم کھا کر ایک خواب تحریر کر رہا ہوں کہ بنگلہ بکھو والا سرگودھا میں ماہ اکتوبر 1929ء بوقت قریباً دو بجے رات کو یہ نظارہ دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مصلّٰی پر تشریف فرما ہیں اور رانوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں جس طرح انگلیوں پر ذکر اللہ کر رہے ہیں۔ رُخِ مبارک مشرق کی طرف ہے۔ مجھے فرمایا کہ جس کرسی پر تم بیٹھے ہو اس کی چُولیں ڈھیلی ہو چکی ہیں۔ کہتے ہیں اس پر مَیں فوراً اٹھا اور دیکھا تو ایک چُول ڈھیلی تھی۔ میں نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپؐ نے غلام کی جان بچا لی ہے۔ آگے یا پیچھے گرتا تو سر پھوٹ جاتا۔ تھوڑی دیر بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں ایک نئی دفتری کرسی ہے جس کے Arms آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ فرمایا اس کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ یہ احمدیت کی کرسی ہے یعنی بادلائل اور حقیقی اسلام ہے۔ اس کے بعد بندہ بیدار ہو گیا۔ یہ ان کے والد کے احمدیت قبول کرنے کا واقعہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ چودھری صاحب نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ 1946ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقف کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی والدہ آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے گئیں اور حضور سے عرض کیا کہ یہ میرا بچہ ہے میں اس کو خدمت دین کے لئے وقف کرتی ہوں۔ 1949ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر وکالت دیوان ربوہ کی ہدایت پر انٹرویو کے لئے ربوہ تشریف لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود ان کا انٹرویو لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر انہوں نے بی ایس سی کیا۔ صوبہ بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فرسٹ ڈویژن میں ایم اے ریاضی کیا۔ 1955ء میں تعلیم الاسلام کالج میں استاد مقرر ہوئے۔ 1974ء تک ٹی آئی کالج ربوہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وکیل اعلیٰ تحریک جدید مقرر فرمایا۔ اس کے ساتھ ہی کچھ عرصہ تک آپ ایڈیشنل صدر مجلس تحریک جدید بھی رہے۔ پھر 1989ء میں آپ صدر مجلس تحریک جدید مقرر ہوئے اور وفات تک یہ خدمات بجالاتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ 1986ء تا وفات ایڈیشنل ناظر اعلیٰ کے طور پر سندھ وغیرہ کے ہنگامی حالات کے بھی نگران رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہرحال باتیں تو بیشمار اَور بھی ہیں یہ چند ایک مَیں نے لی تھیں۔ غیر معمولی صلاحیتیں رکھنے والی شخصیت تھے۔ درویش صفت تھے اور انتہائی محنت کرنے والے تھے۔ خلیفہ وقت کی ہر آواز کو اور ہر حکم کو بڑی سنجیدگی سے لیا اور لفظاً نہیں بلکہ حرفاً حرفاً اس پر عمل کیا۔ کبھی کوئی تاویلیں نہیں دیں کہ اس کی یہ تاویل ہوتی ہے یا یہ تاویل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور خلافت کو ان جیسے سلطان نصیر ملتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان کے حالات اللہ تعالیٰ جلد بدلے اور وہاں احمدیوں کو آزادی سے اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا ہو۔ دوسری اہم بات یہ کہ دنیا میں کورونا کی جو وبا پھیلی ہوئی ہے اس میں احمدی بھی احتیاط کا جو حق ہے وہ نہیں ادا کر رہے۔ پوری طرح احتیاط کرنی چاہیے۔ جو قواعد گورنمنٹ نے مقرر کئے ہوئے ہیں ان پہ ہمیں عمل کرنا چاہیے۔ بلا وجہ غیر ضروری سفر کو avoid کریں۔ یورپ سے پاکستان جانے والے بھی احتیاط کریں، آج کل نہ ہی جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اس وبا کو جلد دور کرے۔ نمازوں کے بعد مَیں ان شاء اللہ چودھری صاحب کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

یوم مصلح موعود کے حوالہ سے
پیشگوئی مصلح موعود کے ایک پہلو
’وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا‘
کا خوبصورت بیان

۱۹ فروری ۲۰۲۱ء بمطابق ۱۹ تبلیغ ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ۲۰ فروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے یاد رکھا جاتا ہے۔ اس تعلق میں آج میں کچھ کہوں گا۔ کل

۲۰ رفروری ہے۔ یہ ایک لمبی پیشگوئی ہے۔ مختلف خصوصیات اس میں بیان ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے موعود بیٹے سے متعلق ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بتائیں۔ آج میں اس میں سے ایک پہلو کہ وہ ’’علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘ کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی تحریرات، تقاریر وغیرہ کے حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔ اس میں کچھ حد تک اس پیشگوئی کا ایک پہلو کہ ’’وہ سخت ذہین وفہیم ہو گا‘‘ اس کا بھی اظہار ہو جاتا ہے۔ ظاہری و باطنی علوم جو خدا تعالیٰ نے آپؓ کو باوجود دنیاوی تعلیم کی کمی کے عطا کئے اور جن کو آپؓ نے مختلف موقعوں پر بیان فرمایا وہ اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا تعارف بھی ایک خطبہ میں بیان کرنا مشکل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مارچ 1907ء میں جبکہ آپؓ کی عمر صرف 18 سال تھی حضرت مصلح موعودؓ نے ایک عظیم الشان مضمون بعنوان ’’محبت الٰہی‘‘ تحریر فرمایا جو بعد میں کتابی شکل میں شائع بھی ہوا۔ اس مضمون سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتدا میں ہی، چھوٹی عمر میں ہی علوم ظاہری و باطنی سے آپؓ کو پُر کرنا شروع کیا۔ 28 دسمبر 1908ء کے جلسہ میں ایک بڑا پُر مغز خطاب فرمایا کہ ’’ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں‘‘۔ یہ خیالات ایک انیس سالہ نوجوان کے ہیں۔ فرمایا: ہر ایک شخص کو یہ سوچنا چاہیے کہ خدا نے مجھے کیوں پیدا کیا ہے۔ مرنا ہر ایک انسان کے لئے ضروری ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ جب اس چند روزہ زندگی کے لئے انسان اس قدر کوشش کرتا ہے اور تدبیریں کام میں لاتا ہے تو کیا اس لامحدود زندگی کے لئے کوئی ضرورت نہیں؟ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں آپؓ وضاحت کرتے ہیں کہ انسان ایک ذرہ سا سودا کرنے لگے تو بڑی احتیاط کرتا ہے اور ہمیشہ وہی خریدتا ہے جو مفید اور نفع رساں ہو۔ پس کیسا افسوس ہے اس پر جو ایسی تجارت نہ کرے جس میں لاکھوں کا نہیں کروڑوں کا نہیں بلکہ غیر محدود نفع ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر خلافت کے بعد دوسرے سال 1916ء کے جلسہ میں آپؓ نے ’’ذکر الٰہی‘‘ کے موضوع پر خطاب فرمایا جس میں آپؓ نے نہایت اچھوتے اور دلنشیں انداز میں ذکر الٰہی اور اس سے متعلقہ امور کا ذکر کرتے ہوئے ’’ذکر الٰہی سے مراد کیا ہے؟ اس کی ضرورت اس کی قسمیں اور فوائد‘‘ پر روشنی ڈالی۔ اس تقریر کے دوران ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہوئی کہ دورانِ تقریر ایک غیر احمدی صوفی صاحب جو جلسہ میں آئے ہوئے تھے، وہاں بیٹھے ہوئے سن رہے تھے انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کو رقعہ بھیجا کہ آپؓ کیا غضب کر رہے ہیں۔ جو نکات آپؓ بیان کر رہے ہیں اس قسم کا تو ایک نکتہ جو ہے صوفیائے کرام دس دس سال خدمت لے کر بتایا کرتے تھے کہ جو انسان دس سال اُن کی خدمت کرتا تھا، اُن کے ساتھ رہتا تھا تو پھر ایک نکتہ بتاتے تھے۔ آپؓ نے ایک وقت میں ہی سارے نکتے بیان کر دیے۔ آپؓ نے ایک مجلس میں سارے رازوں سے پردہ اٹھا دیا۔ یہ کیا غضب کر دیا آپؓ نے؟

حضور انور نے فرمایا کہ یہ چند جھلکیاں میں نے 18 سال کی عمر سے 35 سال کی عمر تک کے علم و عرفان کے موتیوں کی دکھائی ہیں۔ شروع جوانی ہے اور پھر جوانی ہے اور جوانی کی عمر کی یہ باتیں اس شخص کی ہیں جس کی کوئی دنیاوی تعلیم نہیں تھی لیکن علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا تھا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی صداقت کا بھی ایک نشان ہے۔ خطبات اور تفسیریں حضرت مصلح موعودؓ کی اس کے علاوہ ہیں جن میں علم و معرفت کے نکات ہیں۔ علوم و معرفت کی نہریں ان میں بہہ رہی ہیں۔ پھر مختلف مجالس میں دنیا کی رہنمائی آپؓ نے کی ہے۔ بس اس خزانے کو بھی جو کافی حد تک چھپ چکا ہے جماعت کے افراد کو پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات بلند فرماتا رہے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ پاکستان کے حالات کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ وہاں کے لوگوں کو بھی امن اور چین اور سکون کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور مخالفین کے حملوں اور مکروں کو اپنے فضل سے ملیا میٹ کر دے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں غزوات، فتوحات اور منافقین کی سازشوں کا تذکرہ

۲۶ فروری ۲۰۲۱ء بمطابق ۲۶ تبلیغ ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یو کے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے کے غزوات اور فتوحات کا ذکر چل رہا تھا۔ آج وہی بیان کروں گا۔ علی بن محمد مداہنی بیان کرتے ہیں کہ طبرستان حضرت عثمان کے دور میں حضرت سعید بن عاصؓ نے ۳۰ ہجری میں فتح کیا۔ اسی طرح فتح صواری کے بارہ علامہ ابن خلدون نے اس معرکہ کا مقام اسکندریہ لکھا ہے۔ ایک قول کے مطابق ۳۱ ہجری میں مسلمانوں نے اہل روم کے ساتھ ایک جنگ لڑی جسے صواری کہا جاتا ہے۔ جب حضرت عبداللہ بن سعدؓ بن ابی سرح نے فرنگیوں اور بربریوں کو افریقہ اور اندلس میں شکست دے دی تو رومی بڑے سیخ پا ہوئے۔ اور سب مل کر قسطنطین بن ہرقل کے پاس جمع ہوئے اور مسلمانوں کے مقابلہ میں ایسی فوج لے کر نکلے جس کی آغاز اسلام سے اب تک کوئی مثال نہیں دیکھی گئی تھی۔ یہ لشکر پانچ سو بحری جہازوں پر مشتمل تھا۔ امیر معاویہ نے حضرت عبداللہ بن سعدؓ بن ابی سرح کو بحری بیڑے کا امیر مقرر کیا۔ سخت مقابلہ ہوا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

حضور انور نے مختلف متعدد شہروں کی فتوحات کے علاوہ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہی افغانستان اور بلوچستان میں اسلام پہنچنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں فتنوں کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بھی ہیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمانؓ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے۔ اگر لوگ تجھ سے اس قمیص کو اتارنے کا مطالبہ کریں تو تم اُن کے کہنے پر اسے ہرگز نہ اتارنا۔ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں اختلافات کے آغاز اور اس کی وجوہات کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ دونوں بزرگ اسلام کے اولین فدائیوں میں سے ہیں۔ اور ان کے ساتھی بھی اسلام کے بہترین ثمرات میں سے ہیں۔ ان کی دیانت اور اُن کے تقویٰ پر الزام کا آنا درحقیقت اسلام کی طرف عار کا منسوب ہونا ہے۔ اور جو مسلمان بھی سچے دل سے اس حقیقت پر غور کرے گا اس کو اس نتیجے پر پہنچنا پڑے گا کہ ان لوگوں کا وجود درحقیقت تمام قسم کی دھڑے بندیوں سے ارفع اور بالا ہے اور تاریخ کے اوراق اس امر پر شاہد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ تو وہ انسان تھے جن کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھوں نے اسلام کی اتنی خدمات کی ہیں کہ وہ جو چاہے اب کریں خدا اُن کو نہیں پوچھے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ خواہ وہ اسلام سے ہی برگشتہ ہوجائیں تو بھی مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ تھا مطلب اس کا کہ اُن میں اتنی خوبیاں پیدا ہوگئی تھیں اور وہ نیکی میں اس قدر ترقی کر گئے تھے کہ یہ ممکن ہی نہیں رہا تھا کہ اُن کا کوئی فعل اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف ہو۔ اور نہ حضرت علیؓ ایسے انسان تھے۔

حضور انور نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اسلام اور صحابہؓ کے خلاف سازشوں کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہ اور پُرانے مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ وہ امن وامان جو انہوں نے اپنی جانیں قربان کر کے حاصل کیا تھا چند شریروں کی شرارتوں سے جاتا رہے اور وہ دیکھتے تھے کہ ایسے لوگوں کو جلد سزا نہ دی گئی تو اسلامی حکومت تہہ و بالا ہوجائے گی مگر حضرت عثمانؓ رحم مجسم تھے وہ چاہتے تھے کہ جس طرح ہوان لوگوں کو ہدایت مل جائے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم عبدالقادر صاحب شہید ابن بشیر احمد صاحب بازید خیل پشاور کی شہادت، مکرم اکبر علی صاحب اسیر راہِ مولیٰ ابن ابراہیم صاحب آف شوکت کالونی ضلع ننکانہ صاحب کی شیخوپورہ جیل میں بحالت اسیری بوجہ ہارٹ اٹیک وفات، مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب وکیل المال ثالث، نائب صدر

انصار اللہ پاکستان اور نائب افسر جلسہ سالانہ ربوہ اور مکرم مبارک احمد طاہر صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کی وفات پر ان سب کے ذکر خیر اور ان کی جماعتی خدمات کے تذکرے کے بعد نماز جمعہ کے بعد ان سب کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں مفسدین کی سازشوں کا تذکرہ

۵/ مارچ ۲۰۲۱ء بمطابق ۵/ امان ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف جو فتنہ اٹھا تھا اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان تین یعنی محمد بن ابوبکر، محمد بن حذیفہ اور عمار بن یاسر یہ لوگ باغیوں کے ساتھ مل گئے تھے۔ اس کے علاوہ اہل مدینہ میں سے صحابی ہو یا غیر صحابی اُن مفسدوں کا ہمدرد نہ تھا۔ بیس دن تک مخالفین زبانی طور پر کوشش کرتے رہے کہ حضرت عثمان ؓ خلافت سے دستبردار ہو جائیں۔ مگر حضرت عثمانؓ نے اس امر سے صاف انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو قمیص مجھے خدا تعالیٰ نے پہنائی ہے میں اُسے اُتار نہیں سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیس دن گزرنے کے بعد مخالفین کو خیال ہوا کہ جلد ہی کوئی فیصلہ کرنا چاہئے تا ایسا نہ ہو کہ صوبہ جات سے فوجیں آ جائیں اور ہمیں اپنے اعمال کی سزا بھگتنی پڑے۔ اس لئے انہوں نے حضرت عثمانؓ کا گھر سے نکلنا بند کر دیا اور کھانے پینے کی چیزوں کا اندر جانا بھی روک دیا۔ مردوں میں سب سے پہلے علی آئے اور ان لوگوں کو سمجھایا کہ تمہارا عمل نہ مومنوں سے ملتا ہے اور نہ کافروں سے۔ حضرت علیؓ کی نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ امہات المومنین میں سب سے پہلے حضرت ام حبیبہ ؓ آپؓ کی مدد کے لئے آئیں مگر ان بدبختوں نے آپؓ کے خچر پر حملہ کر کے اُس کے پالان کے رسّے کاٹ دیئے، زین اُلٹ گئی، قریب تھا کہ اُم حبیبہؓ گر کر شہید ہو جاتیں کہ بعض اہلِ مدینہ جو قریب تھے جھپٹ کر آپؓ کو سنبھالا اور گھر پہنچایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ نے ایک خط تمام والیانِ صوبہ جات کے نام روانہ کیا کہ یہ لوگ میرے رحم سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر شرارت میں بڑھ گئے اور کفار کی طرح مدینے پر حملہ کر دیا۔ پس آج لوگ اگر کچھ کر سکیں تو مدد کا انتظام کریں۔ اسی طرح ایک خط حجاج کے مجمع میں سُنا دیا گیا۔ حج پر جمع ہونے والے مسلمانوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ حج کے بعد جہاد کے ثواب سے محروم نہ رہیں گے اور مصری مفسدوں اور اُن کے ساتھیوں کا قلع قمع کر کے چھوڑیں گے۔ مفسدوں کے کیمپ میں گھبراہٹ کے آثار تھے۔ اس گھبراہٹ کو اس خبر نے اور بھی دوبالا کر دیا کہ شام، کوفہ اور بصرہ میں بھی حضرت عثمانؓ کے خطوط پہنچ گئے ہیں اور وہاں کے لوگ اور بھی جوش سے بھر گئے ہیں۔ باغیوں کی گھبراہٹ اور بھی بڑھ گئی اور حضرت عثمانؓ کے گھر پر حملہ کر کے اندر داخل ہونا چاہا۔ صحابہؓ نے مقابلہ کیا۔ سخت جنگ ہوئی۔ حضرت عثمانؓ نے صحابہ ؓ کو لڑنے سے منع کیا مگر وہ اس وقت حضرت عثمان ؓ کو اکیلا چھوڑ دینا ایمانداری کے خلاف اور اطاعت کے حکم کے متضاد خیال کرتے تھے اور باوجود حضرت عثمانؓ کے اللہ کی قسم دینے کے انہوں نے لوٹنے سے انکار کر دیا۔ آپؓ نے سب صحابہ ؓ کو جمع کیا اور فرمایا کہ اہل مدینہ میں تم کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اور اُس سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے بعد تمہارے لئے خلافت کا کوئی بہتر انتظام فرما دے۔ آج کے بعد اُس وقت تک کہ خدا تعالیٰ میرے متعلق کوئی فیصلہ فرما دے میں باہر نہیں نکلوں گا اور میں کسی کو کوئی ایسا اختیار نہیں دے جاؤں گا کہ جس کے ذریعہ سے وہ دین اور دنیا میں تم پر حکومت کرے اور اس امر کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دوں گا کہ وہ جسے چاہے اپنے کام کے لئے پسند کرے۔ اس کے بعد صحابہ اور اہل مدینہ کو قسم دی کہ وہ آپؓ کی حفاظت کر کے اپنی جانوں کو خطرہ عظیم میں نہ ڈالیں اور اپنے گھروں کو چلے جاویں۔ باوجود اس حکم کے حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ کے لڑکوں نے اپنے والد کے حکم کے ماتحت حضرت عثمانؓ کی ڈیوڑھی پر ہی ڈیرہ جمائے رکھا اور اپنی تلواروں کو میانوں میں نہ داخل

کیا۔ مُٹھی بھر صحابہ نے لشکرِ عظیم کا مقابلہ جان توڑ کر کیا اور ایک قلیل گروہ برابر دروازے کی حفاظت کرتا رہا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس کا سلسلہ اب آئندہ جمعہ پیش کروں گا۔

حضور انور نے آخر میں پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لئے دعا کی تحریک کے بعد مکرم مولوی محمد نجیب خان صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ قادیان، مکرم نذیر احمد خادم صاحب، مکرم الحاج ڈاکٹر نانا مصطفیٰ بوٹنگ صاحب آف گھانا اور مکرم غلام نبی صاحب ربوہ کی وفات پر ان کے ذکرِ خیر اور ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے واقعہ کا تذکرہ

12 مارچ ۲۰۲۱ بمطابق ۱۲؍امان ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یو کے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کا ذکر چل رہا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے جو آخری حج کیا اُس وقت فتنہ پردازوں نے سر اُٹھانا شروع کر دیا تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اس کو بڑی شدّت سے محسوس کیا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حج کے بعد حضرت امیر معاویہؓ بھی حضرت عثمانؓ کے ساتھ مدینہ آئے۔ آپؓ نے حضرت عثمانؓ سے درخواست کی کہ فتنہ بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپؓ میرے ساتھ شام چلیں کیونکہ شام میں ہر طرح سے امن ہے۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی کو کسی صورت میں نہیں چھوڑ سکتا خواہ جسم کی دھجیاں اُڑا دی جائیں۔ حضرت معاویہؓ نے کہا کہ دوسرا مشورہ یہ ہے کہ آپؓ مجھے اجازت دیں کہ میں ایک دستہ شامی فوجوں کا آپؓ کی حفاظت کے لئے بھیج دوں۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ نہ میں عثمانؓ کی جان کی حفاظت کے لئے اس قدر بوجھ بیت المال پر ڈال سکتا ہوں اور نہ یہ پسند کرتا ہوں کہ مدینہ کے لوگوں کو فوج رکھ کر تنگی میں ڈالوں۔ حضرت معاویہؓ نے عرض کی کہ پھر تیسری تجویز یہ ہے کہ صحابہؓ کی موجودگی میں لوگوں کو جرأت ہے کہ اگر عثمانؓ نہ رہے تو اُن میں سے کسی کو آگے کھڑا کر دیں گے۔ ان لوگوں کو مختلف ملکوں میں پھیلا دیں۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جن لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ہے میں اُن کو پھیلا دوں۔ اس پر معاویہؓ رو پڑے اور عرض کی کہ ان تدابیر میں سے آپؓ کوئی بھی قبول نہیں کرتے تو اتنا تو کیجئے کہ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ اگر میری جان کو کوئی نقصان پہنچا تو معاویہؓ کو میرے قصاص کا حق ہوگا۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ جو ہونا ہے ہو کر رہے گا۔ میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ آپؓ کی طبیعت سخت ہے ایسا نہ ہو کہ آپؓ مسلمانوں پر سختی کریں۔ اس پر معاویہؓ روتے ہوئے اُٹھے اور کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ آخری ملاقات ہو۔

حضور انور نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخالفین کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ چند لوگ ایک ہمسائے کی دیوار پھاند کر آپ کے کمرے میں گھس گئے۔ حضرت عثمانؓ قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ حملہ آوروں میں محمد بن ابی بکر بھی تھے انہوں نے بڑھ کر حضرت عثمانؓ کی داڑھی پکڑ لی اور زور سے جھٹکا دیا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تیرا باپ اس وقت ہوتا تو تُو کبھی ایسا نہ کرتا۔ اس پر محمد بن ابی بکر شرمندہ ہو کر واپس لوٹ گئے۔ ان میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور ایک لوہے کی سیخ حضرت عثمانؓ کے سر پر ماری اور حضرت عثمانؓ کے سامنے جو قرآن کریم دھرا ہوا تھا اُس کو لات مار کر پھینک دیا۔ قرآن کریم حضرت عثمانؓ کے پاس آ گیا اور آپ کے سر پر سے خون کے قطرات گر کر اُس پر آ پڑے۔ اس کے بعد ایک اور شخص سُودان نامی آگے بڑھا اور اس نے تلوار سے آپ پر حملہ کرنا چاہا۔ پہلا وار کیا تو آپؓ نے اپنے ہاتھ سے اُس کو روکا اور آپؓ کا ہاتھ کٹ گیا۔ اس کے بعد پھر اُس نے دوسرا وار کر کے آپؓ کو قتل کرنا چاہا تو آپؓ کی بیوی نائلہ وہاں آ گئیں مگر اُس شقی نے ایک عورت پر بھی وار کرنے سے دریغ نہیں کیا اور وار کر دیا جس سے آپؓ کی بیوی کی انگلیاں

کٹ گئیں۔ پھر اُس نے ایک وار حضرت عثمانؓ پر کیا اور آپؓ کو سخت زخمی کر دیا۔ اس کے بعد اُس شقی نے آپؓ کا گلہ گھونٹنا شروع کیا اور اُس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک آپؓ کی روح جسم خاکی سے پرواز کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو لبیک کہتی ہوئی عالم بالا کو پرواز نہیں کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت عثمانؓ 17 یا 18 ذوالحجہ 35 ہجری کو جمعۃ المبارک کے دن شہید کئے گئے۔ حضرت جبیر بن معطمؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور حش کوکب میں دفن کیا گیا۔ امیر معاویہؓ نے حکم دیا کہ احاطہ کی دیوار گرا دی جائے یہاں تک کہ وہ جنت البقیع قبرستان میں شامل ہو جائے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم مولوی محمد ادریس تیرو صاحب مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ، مکرمہ امینہ نائیگا کارے صاحبہ یوگنڈا، مکرم نوری قرق صاحب شام اور مکرمہ فرحت نسیم صاحبہ ربوہ کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان سب کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کا خوبصورت تذکرہ

۱۹/مارچ ۲۰۲۱ء بمطابق ۱۹/امان ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ اُن کی شہادت اُس کے بعد کے واقعات میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ اب مدینہ اُنہی لوگوں کے قبضہ میں رہ گیا اور اُن ایام میں اُن لوگوں نے جو حرکات کیں وہ نہایت حیرت انگیز ہیں۔ حضرت عثمانؓ کو شہید تو کر چکے تھے اُن کی لاش کے دفن کرنے پر بھی اُنہیں اعتراض ہوا اور تین دن تک آپؓ کو دفن نہ کیا جا سکا۔ آخر صحابہؓ کی ایک جماعت نے ہمت کر کے رات کے وقت آپؓ کو دفن کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے پر پہرہ دینے کا حکم فرمایا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپؐ نے فرمایا اُسے اندر آنے دو اور اُسے جنت کی بشارت دو تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اجازت مانگی تو آپؐ نے فرمایا اُسے آنے دو اور اُسے جنت کی بشارت دو تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت عمرؓ ہیں پھر ایک اور شخص آیا اور اجازت مانگی اس پر آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا اُسے آنے دو اور اُسے جنت کی بشارت دو تا ہم ایک بڑی مصیبت اُسے پہنچے گی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ عثمان بن عفانؓ ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پر چڑھے جبکہ آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تھے۔ اُحد پہاڑ ہلنے لگا تو آپؐ نے فرمایا اُحد ٹھہر جا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے اس پر اپنا پاؤں بھی مارا اور فرمایا کہ تم پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ آپؓ حضرت عثمانؓ کے بارے میں کچھ بتائیں تو فرمایا کہ وہ تو ایسا شخص تھا جو ملائے اعلاء میں بھی ذوالنّورین کہلاتا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؓ سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے اور ربّ کا تقویٰ اختیار کرنے والے تھے۔ ایک روایت ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے ربّ عزّوجل سے یہ دعا مانگی ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو آگ میں داخل نہ کرے جو میرا داماد ہو کہ جس کا میں داماد ہوں۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق (یعنی جنت میں) عثمانؓ ہوگا۔

حضور انور نے حضرت عثمانؓ کے غزوہ بدر سے پیچھے رہنے اُحد میں فرار اور بیعت رضوان میں شامل نہ ہونے کی بابت اعتراض پر حضرت ابن عمرؓ کے حوالہ سے فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ جنگ اُحد کے دن جو اُن کا بھاگ جانا تھا تو میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ

نے آپؓ کو معاف کردیا تھا۔ جہانتک بدر سے غائب رہنا ہے تو اُس کی وجہ یہ تھی کہ آپؓ کی بیوی بیمار تھیں اور رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم اپنی بیوی کے پاس ہی رہو تمہارے لئے بدر میں شامل ہونے والوں کی مانند اجر اور مال غنیمت میں سے حصہ ہوگا اور بیعت رضوان اُس وقت ہوئی جب آپؓ مکہ والوں کی طرف گئے ہوئے تھے۔ بیعت رضوان کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔

حضور انور نے ایک روایت کے حوالہ سے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اخلاق میں سب سے زیادہ مشابہت حضرت عثمانؓ کی تھی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم اپنی بیٹی کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ حضرت عثمانؓ کا سَر دھو رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا اے میری بیٹی! ابو عبداللہ (یعنی عثمانؓ) سے بہترین سلوک سے پیش آیا کرو کیونکہ وہ میرے صحابہؓ میں سے اخلاق کے لحاظ سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم مبشر احمد رند صاحب معلم وقف جدید ربوہ، مکرم منیر احمد فرخ صاحب سابق امیر جماعت ضلع اسلام آباد، بریگیڈیئر ریٹائرڈ محمد لطیف صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی اور مکرم کونو کبیک اموربیکوف صاحب آف کرغیزستان کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان سب کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

جنگ میں امن

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ صحابہ کی کوئی پارٹی جہاد کے لئے روانہ فرماتے تو اس کے امیر کو نصیحت فرماتے تھے کہ اللہ کا نام لے کر خدا کے رستہ میں نکلو اور کبھی خیانت نہ کرو اور نہ کبھی دشمن سے بدعہدی کرو اور نہ قدیم وحشیانہ طریق کے مطابق دشمن کے مقتولوں کے اعضاء وغیرہ کاٹو اور نہ کسی بچے یا عورت کو قتل کرو۔

(مسلم کتاب الجہادو السیر باب تأ میر الامام الامراء حدیث نمبر.4522)

روحِ حضرت مصلح موعودؓ سے - پیمانِ شاعر

تو نے کی مشعلِ احساس فروزاں پیارے
دل بھلا کیسے بُھلا دے تیرا احساں پیارے

رُوح پڑ مردہ کو ایماں کی جلائیں بخشیں
اور انوار سے دھو ڈالے دل و جاں پیارے

ولولوں نے تیرے ڈالی مہ و انجم پہ کمند
تو نے کی سطوتِ اسلام درخشاں پیارے

اب وہی دینِ محمدؐ کی قسم کھاتے ہیں
تھے جو مشہور کبھی دشمنِ ایماں پیارے

پہلے بخشا میرے بہکے ہوئے نغموں کو گداز
پھر مری رُوح پہ کی درد کی افشاں پیارے

مجھ کو بھولے گی کہاں وہ تری بھرپور نگاہ
جگمگا اُٹھا تھا جب فکر کا ایواں پیارے

اب نگاہیں تجھے ڈھونڈیں بھی تو کس جا پائیں
جانے کب پائے سکوں پھر دلِ ویراں پیارے

کون افلاک پہ لے جائے یہ رودادِ الم
ترا متوالا ہے ابھی تک پریشاں پیارے

رُوح پھرتی ہے بھٹکتی ہوئی ویرانوں میں
دل ہے نیرنگیٔ افلاک پہ حیراں پیارے

شکرِ ایزد تری آغوش کا پالا آیا
اپنے دامن میں لئے دولت عرفاں پیارے

فکر میں جس کے سرائیت تری تخیل کی ضو
گفتگو میں بھی وہی حُسنِ نمایاں پیارے

جس کی ہر اِک ادا "نافلۃ لک" کی دلیل
جس کی ہر ایک نوا درد کا عنواں پیارے

دیکھ کر اُس کو لگن دل کی بجھا لیتا ہوں
آنے والے پہ نہ کیوں جان ہو قرباں پیارے

تیری اس شمع کا پروانہ صفت ہوگا طواف
تیرے ثاقبؔ کا ہے اب تجھ سے یہ پیماں پیارے

(ثاقب زیروی)

یومِ مسیح موعود علیہ السلام
زمانے کی ضرورت
سات بنیادی اہم باتیں
اور ہماری ذمہ داریاں

جماعتِ احمدیہ عالمگیر مارچ کے مہینے میں یومِ مسیح موعود کی تقریب عشق و محبت اور اخلاص و عقیدت کے گہرے جذبات کے ساتھ پورے اہتمام سے مناتی ہے۔ اس موقع پر مختلف مساجد اور نماز سنٹرز میں جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے جن میں جری اللہ فی حلل الانبیاء کے عظیم الشان کارناموں، اسلام کے غلبہ کی بشارتوں اور ان کے عملی ظہور کے اذکارِ مقدّس سننے کے لیے کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوتے ہیں۔ علمائے سلسلہ اور دیگر مقرّرین اپنی ایمان افروز تقاریر و بیانات میں مسیح دوراں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت، آپؑ کے عالی مقام اور آپؑ کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اگرچہ حالیہ وبائی بیماری کی وجہ سے اکثر جگہوں پر ان جلسوں کا انعقاد ممکن نہ ہو سکے گا لیکن ہر سال کی طرح امسال بھی سلسلے کے اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین اور ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے پروگرامز میں اس امر کو بڑی خوبی کے ساتھ پیش کیا جائے گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے دنیا میں غلبۂ اسلام کا وہ عظیم الشان دور جس کی بشارت حضرت خاتم الانبیاء، محمد مصطفیٰ ﷺ نے آج سے چودہ سو برس پہلے دی تھی شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ اسلام کی فتح اور اس کے غلبہ کے آثار دن بدن نمایاں ہوتے جا رہے ہیں اور اگرچہ بظاہر دنیا کے حالات مسلمانوں کے موافق نہیں بھی نظر آتے لیکن اس کے باوجود جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار کے مطابق جس متلاشیٔ حق تک اسلام کا پیغام درست طریق پر پہنچتا ہے وہ اسلام کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔

یومِ مسیح موعود کی بنیاد سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کے آخری دور میں پڑی۔ جماعتِ احمدیہ کے قیام کے مبارک موقع کی یاد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات و معجزات نیز آپؑ کے احسانات اور تعلیمات کے تذکرے کے لیے تقریب منانے کی بابت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے جب 1958ء میں استصواب کیا گیا تو حضورؓ نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 4؍ مارچ 1958ء)

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ خلفائے احمدیت کا ہر حکم، ہر فیصلہ ہمہ جہتی اور عمیق در عمیق حکمتوں سے پُر ہوتا ہے اور ان ارشادات کے مقاصدِ عالیہ میں سے ایک احبابِ جماعت کی تربیت اور اخلاقی و روحانی ترقی کے لیے مواقع میسّر کرنا بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مبارک دن صرف جلسے منا کر خوشی کا اظہار کر دینا کافی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے دنیا پر آنے والے عظیم الشان انقلاب کو یاد کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کا اعادہ کرنا بھی ضروری ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''ہر سال جب 23؍ مارچ کا دن آتا ہے تو ہم احمدیوں کو صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ آج ہم نے یومِ مسیح موعود منانا ہے، یا الحمدللہ ہم اس جماعت میں شامل ہو

گئے ہیں۔ جماعت کے آغاز کی تاریخ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے ہم نے آگاہی حاصل کر لی ہے، اتنا کافی نہیں ہے، یا جلسے منعقد کر لئے ہیں، یہی سب کچھ نہیں ہے، بلکہ اس سے بڑھ کر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم نے اس بیعت کا کیا حق ادا کیا ہے؟ آج ہمارے جائزہ اور محاسبہ کا دن بھی ہے۔ بیعت کے تقاضوں کے جائزے لینے کا دن بھی ہے۔ شرائطِ بیعت پر غور کرنے کا دن بھی ہے۔ اپنے عہد کی تجدید کا دن بھی ہے۔ شرائطِ بیعت پر عمل کرنے کی کوشش کے لئے ایک عزم پیدا کرنے کا دن بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے پر جہاں اللہ تعالیٰ کی بے شمار تسبیح و تحمید کا دن ہے وہاں حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزاروں لاکھوں درود و سلام بھیجنے کا دن ہے۔'' (خطبہ جمعہ 23 / مارچ 2012ء)

پھر حضورِ انور اپنے خطبہ جمعہ 25 / مارچ 2016ء میں فرماتے ہیں: ''ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا جہاں خوشی اور شکر کا مقام ہے وہاں ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھاتا ہے۔ پس ہمیں ان ذمہ داریوں کی پہچان اور ان کی ادائیگیوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ہماری ذمہ داریاں ان کاموں کو آگے چلانا ہے جن کی ادائیگی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ تبھی ہم ان لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر نئی زمین اور نیا آسمان بنانے والوں میں شامل ہونا تھا۔ پس ان ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ہی دیکھنا ہوگا کہ آپ کی بعثت کے مقاصد کیا تھے اور ہم نے ان کو کس حد تک سمجھا ہے اور اپنے پر لاگو کیا ہے۔ اور ان کو آگے پھیلانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے یا کردار ادا کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور'' دوسری بات کہ ''سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور''۔ پھر یہ کہ ''دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔'' چوتھی بات یہ'' اور روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور''۔ پھر یہ کہ ''خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ، نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے''۔

پس اس اقتباس میں سات بنیادی اور اہم باتیں بیان کی گئی ہیں جو اس زمانے کی ضرورت ہے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 / مارچ 2016ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک موقعے پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۱۸۹۹ء۔ فرمایا:-

تزکیۂ نفس کیلئے صحبت صالحین اور نیکوں کیساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مُفید ہے

''قرآن شریف میں آیا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا[1]۔ اُس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیۂ نفس کے واسطے صُحبتِ صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مُفید ہے۔ جھُوٹ وغیرہ اخلاق رذیلہ دُور کرنے چاہئیں اور جو راہ پر چل رہا ہے۔ اُس سے راستہ پُوچھنا چاہیئے۔ اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر اِملا درست نہیں ہوتا۔ ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اُس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے۔ تو سیدھی راہ پر چلتا ہے۔ ورنہ بہک جاتا ہے۔''

(بدر جلد ۱۰ ۱۲۲/۱۵ صفحہ ۹ پرچہ ۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

[1] الشمس : ۱۰

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ فرماتے ہیں۔

’’ایک دفعہ خاکسار اور مولوی عبداللہ صاحب سنوری کو قادیان دار الامان میں اکٹھا رہنے کا موقع ملا۔ ایک دن دوران گفتگو میں نے عرض کیا کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا کوئی خاص واقعہ بتائیں۔ حضرت مولوی صاحب نے حضرت اقدس کی خاص برکات کا ایک واقعہ سنایا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں ایک عرصہ تک مالی مشکلات میں مبتلا رہا اور کئی ہزار روپے کا مقروض ہو گیا۔ میں نے مالی مشکلات سے گھبرا کر بے چینی کی حالت میں حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور نہایت عاجزی سے اپنی مالی مشکلات کے ازالہ کیلئے درخواست دعا کی۔ اس پر حضور اقدس نے فرمایا میاں عبداللہ ہم بھی ان شاء اللہ آپ کے لئے دعا کریں گے لیکن آپ اس طرح کریں کہ فرضوں کی نماز کے بعد گیارہ دفعہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا وظیفہ جاری رکھیں۔

چنانچہ حضور اقدس کے ارشاد کے مطابق میں نے کچھ عرصہ اس وظیفہ کو جاری رکھا اور خود حضور نے بھی دعا فرمائی خدا کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں میرا سب قرض اتر گیا اس کے بعد جب کبھی بھی مجھے مالی پریشانی ہوتی ہے تو میں یہی وظیفہ کرتا ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے کشائش کے سامان پیدا فرما دیتا۔ یہ وظیفہ میں نے بار بار پڑھا ہے۔ اور اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

حضرت مولوی صاحب کی یہ بات سن کر میں نے عرض کیا کہ سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام تو اب وصال فرما چکے ہیں اگر حضورؑ اس دنیا میں ہوتے تو آپ کی طرح حضورؑ سے اس وظیفہ کی اجازت لے کر اس سے فائدہ اٹھاتے۔ کیا اب یہ ممکن ہے کہ ہم بھی اس وظیفہ سے کسی صورت میں آپ سے اجازت حاصل کر کے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اب تک اور کسی شخص کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ لیکن آپ کی خواہش پر آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس بابرکت وظیفہ کی مجھے اجازت فرمائی۔ خاکسار بھی اب اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہے۔ لہذا میں ہر اس احمدی کو جو میری اس تحریر سے آگاہ ہو سکے اور اس وظیفہ سے فائدہ اٹھانا چاہے اپنی طرف سے اس وظیفہ کی اجازت دیتا ہوں۔

جلسہ یوم مصلح موعود (ورچوئل)

جماعت احمدیہ برطانیہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام پہلا جلسہ یوم مصلح موعودؓ (ورچوئل) 20 فروری 2021 کو YouTube پر Live منعقد ہوا۔ جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے کی۔ پروگرام کا آغاز مولانا ہمایوں اُپل صاحب ریجنل مشنری اسلام آباد کی تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے ہوا جس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب نے کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ پھر مکرم ابراہیم اخلاف صاحب اور مکرم مُعید حامد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے الفاظ انگریزی و اردو میں پڑھ کر سُنائے:

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح وظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔۔۔۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمھارا مہمان آتا ہے اس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا، وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر، مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السمآء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَ کَانَ اَمرًا مَّقْضِيًّا۔“

(مجموعہ اشتہارات صفحہ 100-102۔

مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے

پیشگوئی مصلح موعودؓ کی اہمیت و پس منظر پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ آج سے 135 سال قبل، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو 1886 میں ایک الہام ہوا۔ حضور علیہ السلام نے اس غرض کے لئے ہوشیار پور کا سفر اختیار کیا اور چالیس دن تنہائی میں رہ کر اس کے لئے دعائیں کیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے روشن نشانات دیے گئے کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو نو سال کے عرصہ میں ایک بیٹا عطا کرے گا (گو کہ حضور علیہ السلام نے بیٹے کی دعا نہیں مانگی تھی)۔ یہ لڑکا خاص عادات و خصائل کا مالک ہوگا۔ حضور علیہ السلام کی پہلی اولاد ایک بیٹی تھی جو 1891 میں وفات پا گئی۔ اس کے بعد ایک بیٹا 1887 میں پیدا ہوا جو 1888 میں فوت ہو گیا۔ مخالفین نے اس پر شور و غوغا بلند کیا کہ پہلی اولاد بیٹی ہے اور پھر بیٹا، جو فوت ہو گیا ہے اور اس طرح پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پورے عزم و استقامت سے اس امر پر قائم رہے کہ پیشگوئی ضرور پوری ہو کر رہے گی۔ اصل میں یہ ایک اور بیٹا تھا جو 12 جنوری 1889 کو پیدا ہوا اور جس کا نام مرزا بشیر الدین محمود احمد تھا۔

مکرم عدیل احمد طاہر صاحب، ایک نوجوان وقفِ نو طفل نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نوجوانوں کو دی گئی رہنمائی کا ذکر کیا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد اقصیٰ قادیان میں نماز ادا فرماتے تھے اور دوسرے احباب نے آپ کو ابتدائی عمر میں بھی نماز میں روتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر صرف 19 سال کی تھی لیکن اِس موقع پر بھی آپ نے حضور علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا عزم ظاہر کیا چاہے یہ کام تنہا ہی سرانجام دینا پڑے۔ ایک دفعہ آپ فٹ بال کھیل رہے تھے اور درمیانی وقفے تک دونوں ٹیموں کا سکور برابر تھا پھر جس ٹیم میں آپ شامل تھے، اس نے گول کر دیا تو آپ کھیل کے میدان میں ہی سجدہ ریز ہو گئے اس واقعہ سے آپ اور آپ کے رفقاء کی دعاؤں کی طرف توجہ ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطاب کا ایک مختصر آڈیو کلِپ سنایا گیا جو ساری دنیا میں احیائے اِسلام کے متعلق ہے۔

بعد ازاں مولانا رانا مشہود احمد صاحب، جنرل سیکریٹری جماعت احمدیہ برطانیہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے تناظر میں ہستی باری تعالیٰ اور اِسلام کی سچائی کے بارے میں بیان کیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش اور زندگی محض ایک معجزہ تھی۔ ان میں سے ایک ثبوت آپ کے ایک خدمت گذار کے متعلق بیان کیا گیا کہ یہ خاتون بہت بیمار تھیں اور ان کے سات سے نو بچے السر اور سِل و دق کی وجہ سے کچھ بچپن اور باقی بڑی عمر کو پہنچ کر فوت ہو گئے تھے۔ اس خاتون نے والدین کی اجازت کے بغیر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا دودھ پلا دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ میں السر، سِل و دق اور گلھڑ کی بیماری کے جراثیم منتقل ہو گئے اور آپ کو دو سال کی عمر میں کھانسی اور گلھڑ کی تکلیف ہو گئی جو کئی سال جاری رہی لیکن اللہ تعالیٰ آپ کی ذات میں جو ایک عظیم الشان نشان دکھانا چاہتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔

محترم حفیظ احمد صاحب نے ایک نظم پڑھی اور پھر احباب کو بیت الفتوح کی جاری تعمیر کے متعلق تازہ ترین ویڈیو دکھائی گئی۔

محترم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں بیان کیا کہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ یا اس طرح کے دوسرے پروگراموں کو نوجوان بچوں کی دینی تربیت کا حصہ ہیں۔ جبکہ کووِڈ کی وبا سے پہلے ہمارے بچوں کی کثیر تعداد مسجد میں ان پروگراموں میں شریک ہوتی تھی اور مجھے امید ہے کہ آج بھی بچے اپنے والدین کے ساتھ گھر پر جلسہ یوم مصلح موعودؓ سن رہے ہونگے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الثانی پچیس سال کی عین جوانی کی عمر

میں ہوا تھا۔ یہ ایک مشکل وقت تھا کیونکہ کچھ افرادِ کا خیال تھا کہ آپ جماعت کی رہنمائی کے قابل نہیں لیکن آپ کوئی معمولی انسان نہ تھے بلکہ منفرد خصوصیات کے مالک تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زندگی میں سچی کامیابی حاصل کرنے کے لئے پانچ شرائط بیان فرمائی ہیں:

1. ہر وقت انسان اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے
2. خدا تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرنے کے لئے عبادت کی طرف توجہ مرکوز کرے
3. حمد و شکر اور خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرنے کا التزام رکھے
4. امر بالمعروف کرے
5. حدود الٰہیہ کی حفاظت کرے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جماعت میں ذیلی تنظیموں کے قیام سے ہر شخص جماعتی خدمات میں حصہ لینے کے قابل ہو گیا۔ ذیلی تنظیمیں افراد جماعت کو تنظیم و تربیت کے مواقع فراہم کرتی ہیں مثلاً ایک نوجوان قائد اپنے خدام کی نگہبانی کرنے کی ذمہ داری ادا کرنے کے بعد ایک بہتر مینیجر بن سکتا ہے کہ اس کو عملی زندگی میں ٹیم ممبرز سے بہتر رنگ میں کام لینا آجاتا ہے۔
جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

یوٹیوب کے ذریعہ ایک وقت میں جلسہ کے سامعین کی زیادہ سے زیادہ تعداد 3200 رہی اور ایک محتاط اندازے کے مطابق انداز 10000 افراد نے اس پروگرام سے استفادہ کیا، الحمدللہ۔

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے متعلق اسقدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری آنکھیں نہیں اور راستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جن سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیا میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں؟ پُرانے زمانہ میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پتھر رکھ دیا کرتے تھے تاکہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں۔ اور دیواریں خراب نہ ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے اُسے اجازت تو دے دی لیکن پھر فرمایا، کیا تمھارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے؟ اُس نے کہا، یارسول اللہ آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو۔ مگر آجکل ان لوگوں کے سامنے جو اذان کی آواز سنکر بھی مسجد میں نہیں آتے کون سے پتھر پڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ یا انہیں کونسی نابینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے مگر آجکل لوگ معمولی معمولی عذرات کی بنا پر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰)

رمضان

مغفرت کا مہینہ

نصیر احمد قمر

انسان فطرتاً بہت ہی کمزور اور خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ ''نفس امّارہ اس کے ساتھ ساتھ لگا ہوا ہے اور خون کی طرح انسان کے ہر رگ و ریشہ اور ذرّہ ذرّہ میں داخل ہے''۔ کوئی انسان اللہ کے فضل اور رحم کے بغیر شیطان کے حملوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ''اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ'' ایک اٹل حقیقت ہے اور ''نفس امارہ کا مغلوب کرنا بہت بھاری مجاہدہ ہے''۔ بعض گناہ ظاہر ہوتے ہیں اور بعض مخفی اور چونکہ اللہ تعالیٰ عَفُو ہے اور ''یَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ''۔ بہت معاف کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے اس لئے اکثر انسان کو اپنے مخفی گناہوں کا علم نہیں ہوتا حالانکہ ہوسکتا ہے کہ کئی مخفی گناہ ظاہر کے گناہوں سے زیادہ بدتر اور خطرناک ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''گناہوں کا حال بھی بیماریوں کی طرح ہے۔ بعض موٹی بیماریاں ہیں ہر ایک شخص دیکھ لیتا ہے کہ فلاں بیمار ہے مگر بعض ایسی بیماریاں ہیں کہ بسا اوقات مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کوئی خطرہ دامنگیر ہے۔...... ایسا ہی انسان کے اندرونی گناہ ہیں جو رفتہ رفتہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں''۔

گناہ کیا ہے؟ گناہ دراصل اس حدِ اعتدال سے باہر جانے کا نام ہے جس حد اعتدال پر خدا تعالیٰ انسان کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مقرر فرمودہ حد اعتدال سے باہر جانے کا نام ہی ظلم ہے۔ ''جس قدر نیک اخلاق ہیں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بد اخلاق میں بدل جاتے ہیں''۔ وہ لوگ جو بہت باریک بینی سے اپنے اعمال و افعال کا تجزیہ نہیں کرتے رفتہ رفتہ وہ اس حد سے بہت دور نکل جاتے ہیں اور وہ گناہ جو ابتدا میں چھوٹے ہوتے ہیں انسان کو بتدریج بڑے بڑے گناہوں کے ارتکاب کی طرف لے جاتے ہیں اور ''طرح طرح کے عیوب مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہی اندر ایسے رچ جاتے ہیں کہ ان سے نجات مشکل ہو جاتی ہے''۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''...... اللہ جلّ شانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکا و زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں دور بھاگ جاتا ہے''۔ پس ''دعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دُور ہوتی ہے''۔ اور ''گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگنی چاہئیں''

قرآن مجید میں آغاز ہی میں حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے کہ ان سے ایک بھول ہوئی اور وہ گناہ کے مرتکب ہوئے۔ تب آپؑ کو نہایت شرمندگی ہوئی اور آپؑ نے اپنی کمزوریوں کی تلافی کرنا چاہی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کچھ دعائیہ کلمات سکھائے۔ جب آپ نے ان کے مطابق دعا کی تو خدا تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ آپ کی طرف متوجہ ہوا اور آپ کی توبہ کو قبول کیا اور رحمت کا سلوک فرمایا۔ وہ کون سے مبارک کلمات تھے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے جدّ امجد حضرت آدم علیہ السلام کو سکھائے کہ جن کی تکرار سے خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ آپؑ کی طرف متوجہ ہوا۔ قرآن مجید نے وہ دعائیہ کلمات ہمارے لئے محفوظ فرمائے ہیں۔ قرآن مجید بیان فرماتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے ساتھی نے یہ دعا کی کہ ''رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ'' (الاعراف: ۲۴)۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہوں گے۔

یہ دعا جو حضرت آدم علیہ السلام کے لئے خدا کی مغفرت اور رحمت کو کھینچ لانے کا موجب ہوئی تھی آج بھی خدا کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے اگر اس دعا کو اس کے معانی ومفاہیم پر گہری نظر رکھتے ہوئے کامل عجز اور انکسار کے ساتھ اور پورے درد کے ساتھ کیا جائے۔ اپنے ظلموں کا اقرار اور خدا تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت پر کامل یقین حقیقی توبہ کا پہلا قدم ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں جب غیر ارادی طور پر ایک شخص مارا گیا تو آپ نے بھی اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے بخشش طلب کی اور یوں عرض کی ”رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ“۔ اے میرے ربّ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ“ (القصص:۱۷) سو اس نے اسے بخش دیا اور وہ بہت بخشنے والا بار بار رحم فرمانے والا ہے

اسی طرح جب حضرت یونس علیہ السلام سے ایک خطا ہوئی اور اس کی پاداش میں آپؑ مچھلی کے پیٹ میں ڈالے گئے تو آپؑ نے یوں دعا کی:

”لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ“ (الانبیاء:۸۸)۔ اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو ہر عیب سے پاک ہے۔ یقیناً میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ آپؑ نے یہ دعا اس زاری سے کی کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ۔ ہم نے اس کی پکار کو قبول کیا اور اسے غم سے نجات دی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؓ نے ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں بطور خاص نماز میں کیا کروں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ“۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ کو نہیں بخشتا۔ پس تو اپنی مغفرت سے مجھے ڈھانپ لے اور مجھ پر رحم فرما۔ یقیناً تو بہت بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دیکھو! خدا تعالیٰ جیسا غفور اور رحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو میں ایک اور اُمّت پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور میں اسے بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے {اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ} (البقرہ:۲۲۳)۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک شے میں ایک حکمت رکھی ہے۔ اگر آدم گناہ کر کے توبہ نہ کرتا اور خدا تعالیٰ کی طرف نہ جھکتا تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا؟ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا کہ جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہوتا جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور شیطان کا گناہ ہے۔ شیطان نے گھمنڈ کیا کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اسی واسطے وہ شیطان بن گیا۔ گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے۔ جب انسان سے گناہ ہوتا ہے تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کر کے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔...... اگر گناہ صادر ہو جائے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے۔ عاجزی اور تضرع سے خدا تعالیٰ کے حضور میں جھکو تا کہ تم پر رحم کیا جاوے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے کو ملزم دیکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تب اس پر رحم کیا جاتا ہے اور ترقی پکڑتا ہے۔ لکھا ہے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہئے اور نیت صادق کے ساتھ چاہئے کہ انسان پھر کبھی اس گناہ کا مرتکب نہ ہوگا گو بعد میں بہ سبب کمزوری کے ہو جاوے لیکن توبہ کرنے کے وقت اپنی طرف سے پختہ ارادہ اور سچی نیت رکھتا ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہ کرے گا۔ نیت میں کسی قسم کا فساد نہ ہو بلکہ پختہ ارادہ ہو کہ قبر میں داخل ہونے تک اس بدی کے قریب

نہ آئے گا تب وہ توبہ قبول ہوجاتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم طبع جدید۔صفحہ ۴۴-۳۴)

حضور علیہ السلام نے عہد بیعت میں بھی یہ دعا شامل فرمائی ہے کہ’’ رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ‘‘۔اے میرے ربّ مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور مَیں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس تو میرے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

رمضان کا مہینہ مغفرت کا مہینہ ہے ۔یہ مہینہ دعاؤں کا مہینہ ہے۔ہم ہزار قسم کی ظلمتوں میں مبتلا ہیں۔کئی گناہ ایسے ہیں جو خود کو دکھائی دیتے ہیں اور اکثر خود ہماری نظروں سے بھی پوشیدہ ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان سے واقف ہے۔

آیئے اس رمضان میں اپنے گناہوں کی بخشش اور نفس امّارہ سے نجات کے لئے خصوصیت سے دردمندانہ دعائیں مانگیں۔

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے
پیارے مرے حبیب مرے دلربا مرے
بارگنہ بلا ہے مرے سر سے ٹال دو
جس رہ سے تم ملو مجھے اس رہ پر ڈال دو
اک نور خاص میرے دل و جاں کو بخش دو
میرے گناہ ظاہر و پنہاں کو بخش دو
بس اک نظر سے عقدۂ دل کھول جایئے
دل لیجئے مرا مجھے اپنا بنایئے
ہے قابل طلب کوئی دنیا میں اور چیز؟
تم جانتے ہو تم سے سوا کون ہے عزیز
دونوں جہاں میں مایۂ راحت تمہیں تو ہو
جو تم سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

☆......☆......☆......☆

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری ’’جنت کا باب‘‘ جانے دے
مجھے تو دامن رحمت میں ڈھانپ لے یونہی
حساب مجھ سے نہ لے ’’بے حساب‘‘ جانے دے
سوال مجھ سے نہ کر اے مرے سمیع و بصیر
جواب مانگ نہ اے ’’لاجواب‘‘ جانے دے
مرے گنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حساب و کتاب جانے دے
تجھے قسم ترے ’’ستّار‘‘ نام کی پیارے
بروئے حشر سوال و جواب جانے دے
بُلا قریب کہ یہ ’’خاک‘‘ ’’پاک‘‘ ہو جائے
نہ کر یہاں مری مٹّی خراب جانے دے
رفیق جاں مرے ، یارِ وفا شعار مرے
یہ آج پردہ دری کیسی ؟ پردہ دار مرے

اطاعت
کی
اہمیت و برکات

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
’’جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنے ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرے گا۔‘‘

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین حدیث نمبر:۳۴۴۱)

رمضان

قسمتیں سنوارنے والا مہینہ

عبدالباسط شاہد مربی سلسلہ۔ یوکے

سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں۔ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور گناہ بخشے نہ گئے۔‘‘

یہ جو دو قسم کے انسانوں کا ذکر ہے دراصل اللہ کے تعلق میں لازماً یہی مضمون ہے جو رمضان کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہی مضمون ہے جو رمضان کے حوالے سے سمجھانا بہت ضروری تھا۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہ بات بیان فرمائی ہے کہ والدین کو پایا اور گناہ بخشے نہ گئے اسی حالت میں رمضان گزر گیا یہ بہت ہی گہرا نکتہ ہے جس کا قرآنی تعلیم سے تعلق ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے: قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (الأنعام 152)۔ تو کہہ دے کہ آؤ میں تمہیں وہ بات بتاؤں جو خدا تعالیٰ نے حرام کر دی ہے تم پر۔ایک یہ کہ خدا کا شریک نہیں ٹھہرانا۔اپنی عبادت کو اسی کے لئے خالص کر لو۔ دوسرا یہ کہ ماں باپ سے لازماً احسان کا سلوک کرنا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کر کے خدا کی ناراضگی نہ کما بیٹھنا۔ تو شرک کا مضمون خدا تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا کہ میرا شرک کرو گے تو یہ بہت ہی بڑا گناہ ہو گا۔حرام کر دیا ہے تم پر۔لیکن ماں باپ سے احسان کرو گے وہ میرا شریک بنانا نہیں ہے۔ شرک سے نیچے نیچے اگر کسی کی عظمت خدا تعالیٰ نے قائم فرمائی ہے تو وہ ماں باپ کے حقوق کی ادائیگی ہی نہیں اس سے بڑھ کر ان سے حسن سلوک کرنا ہے۔

پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ رمضان شریف میں دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں جو نہ خدا کو پا سکیں، نہ ماں باپ کا کچھ کر سکیں۔ رمضان گزر جائے اور ان دو پہلوؤں سے ان کے گناہ نہ بخشے گئے ہوں تو یہ دو الگ الگ چیزیں نہیں، ایک دوسرے کے ساتھ مربوط چیزیں ہیں ۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے اور اس احسان میں اور کوئی شریک نہیں ہے۔یعنی اس نے آپ کو پیدا کیا، اس نے سب کچھ بنایا اور ماں باپ بھی اس میں شریک ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ ماں باپ کو بھی اسی نے بنایا اور ماں باپ کو جو توفیق بخشی آپ کو پیدا کرنے کی وہ اسی نے پیدا کی ہے، اپنے طور پر تو کوئی کسی کو پیدا کر ہی نہیں سکتا اپنے زور سے۔ایک معمولی سا خون کا لوتھڑا بھی انسان پیدا نہیں کر سکتا اگر خدا تعالیٰ نے اس کو ذرائع نہ بخشے ہوں۔

تو پہلا مضمون یہ ہے کہ اللہ خالق ہے اس لئے اس کا شریک

ٹھہرانے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔اور سب سے بڑا ظلم ہے کہ خدا جس نے سب کچھ بنایا ہے اس کو نظر انداز کر کے نعمتوں کے شکریے دوسروں کی طرف منسوب کر دیئے جائیں ۔ پھر اس تخلیق کا اعادہ ماں باپ کے ذریعے ہوتا ہے اور پھر ماں باپ کے ساتھ آپ کا وجود بنتا ہے۔ اگر ایک تخلیق کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ احسان کا سلوک کریں گے تو جو عظیم خالق ہے لازماً اس کے لئے بھی دل میں امتنان اور احسان کے جذبات زیادہ زور کے ساتھ پیدا ہونگے اور پرورش پائیں گے۔ پس یہ دو مضمون جڑے ہوئے ہیں۔

جو ماں باپ کے احسان کا خیال نہیں کرتا اور ان سے احسان کا سلوک نہیں کرتا، اس سے یہ توقع کرلینا کہ وہ اللہ کے احسان کا خیال کرے گا یہ بالکل دور کی کوڑی ہے۔پس ماں باپ کا ایک تخلیقی تعلق ہے جسے اس مضمون میں ظاہر فرمایا گیا ہے اور رمضان مبارک میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مقصد خدا تعالیٰ کو پانا قرار دیا ہے اور خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا بنیادی مقصد بیان فرمایا ہے۔ پس اس تعلق سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے زیادہ قرآن کا عرفان پلائے گئے آپؐ نے یہ مضمون ہمارے سامنے اکٹھا پیش کیا کہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتے وقت ہر قسم کے محسنوں کا احسان اتارنے کی کوشش کرو۔ ماں باپ کا احسان تو تم اتار سکتے ہو ان معنوں میں کہ تم مسلسل ان سے احسان کا سلوک کرتے رہو، عمر بھر کرتے رہو۔ اگر احسان نہ بھی اترے تو کم سے کم تم ظالم اور بے حیا نہیں کہلاؤ گے۔ تمہارے اندر کچھ نہ کچھ یہ طمانیت پیدا ہو گی کہ ہم نے اتنے بڑے محسن اور محسنہ کی کچھ خدمت کر کے تو اپنی طرف سے کوشش کرلی ہے کہ جس حد تک ممکن تھا ہم احسان کا بدلہ اتاریں۔ اللہ تعالیٰ کے احسان کا بدلہ نہیں اتارا جا سکتا

اور ایک ہی طریق ہے کہ ہر چیز میں اپنی عبادت کو اسی کے لئے خالص کرلو، اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/ جنوری 1997ء - مطبوعہ الفضل انٹر نیشنل 7/ مارچ 1997ء)

اسی طرح حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’ماں باپ کے احسان کا بدلہ احسان سے دینا یہ مضمون تو کسی حد تک سمجھ میں آجاتا ہے مگر اللہ کا بدلہ احسان سے کیسے دو۔ یہ مضمون حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سمجھا دیا اور یوں سمجھایا کہ نماز میں اس طرح نمازیں ادا کرو، اس طرح حضور اختیار کرو خدا کے سامنے گویا وہ تمہیں سامنے کھڑا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اور اگر یہ نہیں کرسکتے تو اتنا ہی خیال رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ یہ جو احسان ہے یہ کامل توحید کا مظہر ہے۔ جب دوسرے سب خدا مٹ جاتے ہیں، جب تمام تر توجہ خدا کی طرف ہو جاتی ہے اس وقت یہ احسان ہوتا ہے، اس کے بغیر ہو نہیں سکتا‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/ جنوری 1997ء-
مطبوعہ الفضل انٹر نیشنل 14/ مارچ 1997ء)
(الفضل انٹر نیشنل 29 ستمبر 2006ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی اور بے حقیقت بلکہ باطل ہے۔ ایک اسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں کسی شمار میں نہیں آئے گی اس لئے جانوروں کی طرح یہیں مرمٹی ہو جاؤ گے۔ مگر فرق صرف یہ ہے کہ جانور مر کر نجات پا جاتے ہیں، تم مرنے کے بعد جزا سزا کے میدان میں حاضر کئے جاؤ گے۔ پس یہ شعور ہے جسے ہمیں اگلی نسلوں میں پیدا کرنا ہے اور رمضان المبارک میں ایک بہت اچھا موقع ہے کیونکہ فضا سازگار ہو جاتی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 1998ء بحوالہ الفضل انٹر نیشنل)

خلافتِ ثانیہ کا مبارک دور

خلافت ثانیہ کا مبارک دور 14 مارچ 1914ء کو شروع ہوا اور 8 نومبر 1965 کو ختم ہوا۔ یہ ایک تاریخ ساز دور تھا حضرت مصلح موعودؓ نے اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے جس نے جماعت کی علمی و روحانی ترقی اور تعلیم و تربیت میں نہایت اہم کردار ادا کیا ور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ جماعت کامیابی و کامرانی کے ساتھ فتح و نصرت کی نئ منزلوں کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی مقبول دعاؤں کا عظیم ثمرہ تھے۔ آپ کا وجود قبولیت دعا کا ایک زندہ اور مجسم معجزہ تھا۔ دعاؤں کے ساتھ آپ کو ایک عجیب نسبت تھی اپنی جماعت کے نام ایک پیغام میں فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے قدم کو ڈگمگانے سے محفوظ رکھے۔ سلسلہ کا جھنڈا نیچا نہ ہو۔ اسلام کی آواز پست نہ ہو، خدا کا نام ماند نہ پڑے، قرآن سیکھو اور حدیث سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ اور خود عمل کرو اور دوسروں سے عمل کراؤ۔ زندگیاں وقف کرنے والے ہمیشہ تم میں ہوتے رہیں۔ خلافت زندہ ہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو۔ صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن اور تقویٰ تمہارا لباس ہو۔ خدا تمہارا ہو اور تم اس کے ہو۔ آمین“

(الفضل 11 نومبر 1965)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل ملاقات

نیشنل مجلس عاملہ و دیگر کارکنان گیمبیا کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 14؍فروری 2021ء بروز اتوار گیمبیا کی تاریخ میں پہلی ورچوئل ملاقات میں ازراہ شفقت نیشنل مجلس عاملہ کو ملاقات کا وقت عنایت فرمایا۔ ملاقات کا یہ اہتمام ہیڈکوارٹر ٹیلنڈنگ بانجل میں مسجد بیت السلام میں کیا گیا تھا۔ ملاقات کا شرف حاصل کرنے والوں میں نیشنل مجلس عاملہ، ریجنل پریذیڈنٹ، ایریا مشنریز اور ہسپتالوں، سکولز، پرنٹنگ پریس کے سربراہان، ہیومینٹی فرسٹ گیمبیا کے چیئرمین اور نصرت جہاں سکیم کے سیکرٹری شامل تھے۔ تقریباً ستر منٹ جاری رہنے والی اس ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس عاملہ کے اراکین سے ان کا تعارف حاصل کیا اور ان کے شعبے کے سلسلے میں استفسار فرما کر کام کو درست اور بہتر انداز میں کرنے کی بابت رہنمائی فرمائی۔

حضور انور نے ملاقات میں شامل تمام احباب کو مندرجہ ذیل نصائح فرمائیں۔

☐ احمدی مسلم طلباء کو عوامی اور سول سروس میں داخل ہونے کی ترغیب دی جائے۔ اس طرح سے، احمدی مسلمان معاشرے کے تمام شعبوں میں انصاف اور مساوات کے تقاضوں کو برقرار رکھتے ہوئے قوم کے لوگوں کو پورے ملک کے ساتھ اپنے ملک کی خدمت کی طرف رہنمائی کرنے میں سب سے آگے ہوں گے۔

☐ اراکین عاملہ اپنی مثال پیش کرتے ہوئے اپنا وقت وقف عارضی کے لئے وقف کریں۔ قرآن مجید کی تعلیم اور اسلام کی تعلیمات کو زیادہ تر لوگوں تک پہنچانے کے لئے دو ہفتوں کی مدت کی قربانی کرتے ہوئے عاملہ ممبران کو اپنے مقامی اور آبائی علاقوں سے دور وقف عارضی میں وقت گزاریں۔

☐ گیمبیا میں رہنے والے احمدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگریزی میں ترجمہ کی گئی کتابوں کو پڑھنے کی طرف توجہ کریں۔

☐ گیمبیا جماعت اپنا زرعی فارم تیار کرنے کی کوشش کرے۔

☐ جماعت گیمبیا کے زیر انتظام تمام پرائمری اور سیکنڈری اسکولز ذات پات رنگ سے بالا ہو کر وہاں کے تمام بچوں کو تعلیم مہیا کریں۔

ملاقات کے آخر میں حضور انور کی خدمت میں ایم ٹی اے گیمبیا، احمدیہ ہسپتال ٹیلنڈنگ ہیڈکوارٹر، بیت السلام کمپلیکس، ریڈیو اسٹیشن اسٹوڈیو، احمدیہ پرنٹنگ پریس اور حالیہ دنوں میں آنے والی فائیو کلر (five colour) پرنٹنگ مشین کا تعارف دو ویڈیوز کے ذریعہ کروایا گیا۔ ملاقات کے اختتام پر امیر جماعت گیمبیا مکرم بابا ایف ٹراولے صاحب نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں بعض نوجوان جو خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹی کر رہے تھے اور سینٹرل سٹاف کے افراد جن میں سکولز اور پرنٹنگ پریس میں فرائض ادا کرنے والے شامل تھے انہوں نے بھی حضورِ انور کی خدمت میں سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

واقفین نو بنگلہ دیش کی
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

مؤرخہ 30 جنوری 2021ء بروز ہفتہ واقفین نو بنگلہ دیش کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بنگلہ دیش کی مرکزی مسجد دار التبلیغ کمپلیکس ڈھاکہ میں ورچوئل ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔حضورانور کی اجازت سے مکرم ڈاکٹر اطہر احمد سوہاگ نے سورۃ آل عمران کی آیات 36 تا 37 کی تلاوت و بنگلہ ترجمہ سے پروگرام کا آغاز کیا۔عزیزم جی ایم عرفان رحمان نے نظم پیش کی،عزیزم منادی الشفاعت نے حدیث اور عزیزم احسان العرفان بن عبد الوہاب نے ملفوظات سے ایک اقتباس پیش کیا۔

بعد ازاں دوران ملاقات متعدد واقفین نو نے مختلف سوالات کئے جن کے حضور انور نے تفصیل سے جوابات دیتے ہوئے ملاقات میں شامل واقفین نو کی رہنمائی فرمائی۔ چند سوالات اوراُن کے جوابات پیش خدمت ہیں۔

☐ ایک واقفِ نو عزیزم سنوار علی عرفان نے تقدیرِ خیر و شر کے متعلق سوال پیش کیا کہ ہم اس پر یقین کیسے کریں؟

حضورانور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا ارکان ایمان کتنے ہیں؟اس کے بعد حضور نے فرمایا: پھر تقدیر کیا ہے اور خیر و شر سے کیا مراد ہے؟ اچھائی اور برائی۔تو پھر جب یقین ہوجائے کہ جو میں اچھا کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس کا اچھا اجر دے گا۔ جب میں برا کروں گا تو اس کی مجھے سزا دے گا۔ اس بات پہ یقین ہو تو انسان اچھائیاں کرتا ہے برائیاں نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔قرآن کریم میں بے شمار حکم آئے ان پر چلنے کی کوشش کرتا ہے تو اس سے یہی مراد ہے کہ اگر تمہیں یہ یقین ہو جائے گا تو تم برائیوں سے بچو گے اور نیکیاں کرو گے۔تو جب اگلے جہان میں جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچ سکو اور یہ ایسی چیز ہے جو ہونے والی ہے۔ انسان برائیاں کرے گا تو اسے سزا ملے گی، اچھائیاں کرے گا تو اسے اجر ملے گا اس بات پر یقین ہونا چاہیے۔ اور جب یہ یقین ہو تو انسان پھر نیکیاں کرتا ہے اور برائیوں سے بچتا ہے اور قرآن کریم کا جو حکم ہے ان پہ عمل کرتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔

☐ ایک اَور واقفِ نو عزیزم نور الدین احمد نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے دو سوال ہیں۔ پہلا یہ کہ ہمیں قرآن کیوں پڑھنا چاہیے اور دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کورونا وائرس کیوں دیا؟

حضورِانور نے اس کے جواب میں فرمایا: تم کس کلاس میں پڑھتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ تیسری کلاس میں۔ حضور انور نے فرمایا: تم سکول میں کیوں پڑھتے ہو؟ اس لیے کہ تم پڑھتے جاؤ اور اچھی تعلیم حاصل کرو اور کچھ بن سکو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم ہمیں ایک مکمل شریعت کے طور پر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کتاب اتاری تا کہ اس کو انسان پڑھے اور اچھی باتیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کرنے کے لیے کہا ہے اسے کریں اور اچھا انسان بنیں اور جو بری باتیں ہیں ان کے کرنے سے رکیں اور اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچ سکیں۔ اس لیے ہمیں قرآن پڑھنا چاہیے تا کہ ہم روزانہ پڑھیں اور اس پر عمل کریں اور اس کی اچھائیوں کو اختیار کریں اور اس میں مذکور برائیوں سے رکیں۔ اس کے علاوہ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس کو پڑھنے کا اللہ تعالیٰ ثواب بھی دیتا ہے، اجر دیتا ہے۔ جب انسان اللہ میاں کے پاس جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے کھاتے میں تمہاری ساری نیکیاں لکھی ہوتی ہیں۔

حضور انور نے کرونا وائرس کے سوال کے حوالہ سے فرمایا کہ کورونا وائرس کیوں دیا؟ دنیا میں کئی بیماریاں آتی ہیں، کبھی ٹائیفائیڈ کی بیماری، کبھی فلو ہو جاتا ہے کبھی کوئی اَور بیماری ہوجاتی ہے۔ تو یہ جو بعض دفعہ اللہ تعالیٰ ایسی بیماریاں جو پنڈیمک (pandemic) ہو جاتی ہیں، جو دنیا میں ہر جگہ پھیل جاتی ہیں اس لیے بھیج دیتا ہے تا کہ انسانوں کو یاد رہے کہ خدا تعالیٰ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف آئیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اس سے بچنے کی کوشش کرے اور اچھے کام کرے۔ تو اللہ تعالیٰ انسانوں کو سمجھانے کے لیے بھی، تھوڑا سا سبق دینے کے لیے کہ اچھے کام کرو بعض دفعہ تھوڑی تھوڑی سزا دیتا ہے۔ یہ دنیا میں سزا مل جاتی ہے۔ جیسے تمہارے

استاد بعض دفعہ تمہیں سزا دیتے ہیں۔ تو اگر ہم اچھے کام کریں گے تو یہ کورونا وائرس ختم ہو جائے گا، اگر ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کریں گے اور اس سے معافی مانگیں گے تو ان شاء اللہ یہ ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ ہمیں پھر صحت مند زندگی عطا فرمائے گا۔ لیکن اگر ہم نے اللہ کی بات نہ مانی ہو گی تو پھر یہ قدرتی پروسیس ہے یہ چلے گا اور دیکھیں اللہ تعالیٰ کب تک اس بیماری کو جاری رکھے۔

☐ ایک واقفِ نَو ڈاکٹر محمود احمد نے عرض کیا کہ پیارے حضور حال ہی میں میری تقرری بطور ڈاکٹر لائبیریا میں ہوئی ہے اس لیے آپ سے دعا کی درخواست کرتا ہوں اور آپ سے رہنمائی و ہدایت کا طلبگار ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: خاص ہدایت یہ ہے کہ وہاں جا کے خدمت کے جذبہ سے افریقی لوگوں کی خدمت کریں، افریقی قوم ایسی ہے کہ اگر صحیح طور پر ان کی خدمت کریں ان سے اچھا سلوک کریں تو وہ آپ لوگوں کے شکرگزار بھی ہوتے ہیں اور اس سے ان کو خوشی بھی ہوتی ہے کہ جماعت ہماری خدمت کر رہی ہے۔ اور اگر اپنا نمونہ اچھا نہیں دکھائیں گے تو ایک وقف ڈاکٹر کی بجائے آپ جماعت کو بدنام کرنے والے ہوں گے۔ اس لیے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ وہاں اللہ کی خاطر خدمتِ خلق کے جذبہ سے جا رہے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کو بھی راضی کرنا ہے اور لوگوں کی بھی خدمت کرنی ہے اور یہ جذبہ ہمیشہ قائم رکھنا ہے۔

☐ ایک اور واقفِ نَو ڈاکٹر اطہر احمد سوہاگ نے دعا کی درخواست کی اور ہدایت طلب کی کہ میں وقف کر کے اب احمد نگر میں جماعت کے ہسپتال/کلینک میں کام شروع کرنے والا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: محنت سے کام کریں اور دعا کریں۔ پہلے ڈاکٹر کو میں نے نہیں کہا تھا اس کے لیے بھی یہی ہدایت ہے ان کو بھی یہ باتیں یاد رکھنی چاہئیں کہ مریض کو شفا اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ جب مریض کو دیکھیں تو دعا کر کے دیکھیں۔ جب نسخہ لکھیں تو نسخے کے اوپر ھوالشافی لکھیں۔ ایک دفعہ مَیں نے خطبہ میں بھی اس کا ذکر کیا تھا۔ اور پھر جب مریض کو دیکھ لو تو رات کو جو نمازیں پڑھو تو نماز میں ان مریضوں کے لیے دعا کرو جن کو دیکھا ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے اور ہاتھ میں شفا رکھے اور برکت ڈالے۔ اور ہر مریض سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ خوش اخلاقی سے پیش آؤ گے، مریض کو دیکھو گے تو مریض کی آدھی بیماری ڈاکٹر کی باتوں سے ہی دور ہو جاتی ہے اور آدھی بیماری پھر دوائیاں دے کے دور ہوتی ہے۔ اگر آپ اچھی طرح مریض سے پیش آئیں گے تو آدھی بیماری اس کی دور ہو جائے گی۔ دوائی دیں اور دعا کریں تو باقی مریض بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ میں شفا رکھے گا۔ زیادہ سے زیادہ مریض آپ کے پاس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کے لیے ان کو شفا عطا کرے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

☐ ایک واقف نَو مسیع العالم شوبھن کہتے ہیں کہ خاکسار پیارے آقا کا تہِ دل سے شکرگزار ہے کہ آپ نے ہمیں یہ مبارک گھڑیاں عطا کیں اور قیمتی وقت سے نوازا۔ حضور دعا کریں کہ آپ کے ان جملہ ارشادات پر بدل و جان اپنی زندگی میں عمل کر سکوں۔

واقفین نو انڈونیشیا کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

مؤرخہ 23 رجنوری 2021ء بروز ہفتہ پچاس واقفین نو انڈونیشیا کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مسجد بیت الہدایہ جکارتہ کے الرحمت ہال میں ورچوئل ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام واقفین نو کو السلام علیکم کہتے ہوئے پروگرام کا آغاز فرمایا۔ مکرم حافظ وِلدان فاضل نے سورۃ الصّٰفّٰت آیات 103 تا 114 کی تلاوت کی۔ عزیزم محمد انور نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ ایک مختصر تقریر 'جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے سو سالہ جشن تشکر اور واقفین نو کا کردار' کے موضوع پر عزیزم محمد طلحہ نے پیش کی۔ نیشنل سیکرٹری وقفِ نو مکرم احمد عبدالرحمٰن صاحب نے ایک مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انڈونیشیا میں کل 2,016 واقفین نو ہیں

جن میں سے 1,233 واقفین نَو اور 783 واقفات نَو ہیں۔ اس وقت 61 واقفین نَو میدان عمل میں اپنی خدمات پیش کرنے کی سعادت پا رہے ہیں جن میں سے 27 مربیان ہیں، چھ ایم ٹی اے میں، چار جماعتی سکول میں، تین ذیلی تنظیموں کے دفاتر میں، ایک ہیومینٹی فرسٹ کے دفتر میں نیز 20 مختلف جماعتی دفاتر میں خدمات بجالا رہے ہیں۔ اپنی رپورٹ میں سیکرٹری صاحب وقف نو نے گزشتہ سال منعقد ہونے والے اجتماع وقف نو کا ذکر بھی کیا جس میں مرکزی نمائندہ مکرم لقمان احمد کشور صاحب انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ نے بھی شرکت کی تھی۔ ان اجتماعات میں شاملین کی کُل تعداد 858 واقفین اور واقفات نو تھی۔ آخر پر سیکرٹری صاحب نے دوران سال منعقد ہونے والے آن لائن پروگرامز، نیشنل اردو کلاسز، نیشنل پیرنٹ ڈے اور ڈسکشن پروگرام کا ذکر کیا۔ اس رپورٹ کے بعد ایک ڈاکومنٹری میں انڈونیشیا کے مختلف صوبوں کے واقفین اور واقفات نو کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں اسلام علیکم کا تحفہ پیش کیا گیا۔

دوران ملاقات متعدد واقفین نو کو مختلف سوالات کرنے اور ان کے بصیرت افروز جوابات حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جس میں چند پیش خدمت ہیں۔

☐ ایک واقفِ نَو عزیز توفیق خالد احمد از باندونگ نے سوال پیش کیا کہ کس طرح ہم اپنے عقد نکاح کو نبھا سکتے ہیں خاص کر نو شادی شدہ جوڑے۔

حضور انور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا: اچھا ماشاءاللہ، آپ کے جسم سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی اہلیہ بہت اچھا کھانا پکاتی ہیں۔ لہٰذا جب بھی آپ کی اہلیہ آپ کو اچھا کھانا دیتی ہیں تو پھر آپ کو ضرور ان کی تعریف کرنی چاہیے۔ ہمیشہ یہی سوچنا چاہیے کہ مجھے اپنی اہلیہ کے سامنے نمونہ بننا ہے۔ اور ہمیشہ یہی سوچنا چاہیے کہ اگر میاں بیوی کے آپس کے تعلقات اچھے نہیں ہوں گے تو ہمارے بچوں پر بھی بُرا اثر پڑے گا۔ اور اس طریقے سے ہم نئی احمدی نسلوں کے مستقبل کو بھی برباد کردیں گے۔ اس لیے سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ مرد یعنی شوہر گھر میں اپنے اچھے نمونے دکھائے۔ اور ہمیشہ اپنی اہلیہ اور بچوں سے نرمی اور خوش خلقی سے پیش آنا ہے۔ پھر اگر آپ اس طرح کا برتاؤ کریں، تو پھر آپ کے گھر میں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔

☐ ایک اور واقفِ نَو نے عرض کیا کہ خلیفہ بننے کے بعد حضور انور کس طرح اس نئے ماحول میں ایڈجسٹ ہوئے ہیں؟

حضور انور نے جواب میں فرمایا: I don't know myself. It is Allah who has changed me. Right. That is enough. یعنی میں خود نہیں جانتا۔ یہ اللہ ہے جس نے مجھے بدل دیا۔ ٹھیک۔ یہ کافی ہے۔

ملاقات کے بعد ایک واقف نو عزیزم منظور محمد رمضان از جکارتہ نے کہا کہ الحمدللہ! اس آن لائن ملاقات میں ایسا لگ رہا تھا کہ گویا حضور ہمارے درمیان ہی رونق افروز ہیں۔ سوال و جواب کا پروگرام میرے لیے نہایت تسلی بخش تھا۔ مختلف میدانوں میں جماعتی خدمت کرنے کے بارہ میں حضور انور کے ارشادات، نیز مستقل مزاجی حاصل کرنے کا طریق جو پیارے آقا نے بیان فرمایا وہ میرے لیے ایک نہایت قیمتی خزانہ ہے۔

انسانی عقلیں اور تدبیریں
خلافت کے تحت ہی
کامیابی کی راہ دکھا سکتی ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:

”میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقل مند اور مدبر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا، بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو“۔ (الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

ان کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے جس کے متعلق ضروری تفصیلات عنقریب ویب سائٹ پر مہیا ہوں گی۔

ورچوئل ڈنر
ہیومینیٹی فرسٹ

24 جنوری 2021 کو ہیومینیٹی فرسٹ برطانیہ نے غرباء کی غذائی ضروریات کے واسطے فنڈز اکھٹا کرنے کی خاطر ایک ورچوئل ڈنر کا اہتمام کیا۔ اس پروگرام کی وسیع پیمانے پر تشہیر سوشل میڈیا اور جماعت کے مختلف چینلز کے ذریعہ کی گئی۔

اس پروگرام میں شمولیت کے لئے ٹکٹ کی قیمت £100 رکھی گئی جو کہ ایک خاندان کی ایک ماہ کی غذائی ضروریات اور ہیومینیٹی فرسٹ کے دیگر پراجیکٹس میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ورچوئل ڈنر کے دوران اس ٹکٹ کی بدولت شام پانچ تا سات بجے تک دو بڑے سائز کے پیزاز ہر شامل ہونے والے گھر تک پہنچانے کا بندوبست تھا۔ٹکٹ کی خریداری پروگرام سے ایک دن پہلے رات دس بجے تک ممکن تھی۔

ایک بڑی تعداد کی شرکت کے باعث اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام کامیاب ثابت ہوا۔ پیزا کی فراہمی تقریباً ایک ہی وقت پر ممکن بنائی گئی اور احباب نے اپنے گھروں میں بیٹھ کر کھانا اکھٹے ہی کھایا۔ کھانے کے دوران ورچوئل کوئز منعقد کیا گیا جو ہیومینیٹی فرسٹ کی تاریخ و سرگرمیوں اور عام معلومات پر مشتمل تھا۔

ٹکٹوں کی فروخت پانچ سو سے زیادہ تھی جبکہ کچھ دوستوں نے پیزا نہیں لیا جس سے ہونے والی بچت بھی نیک مقصد میں استعمال ہوئی۔ ارسٹھ ہزار پاؤنڈ اکھٹے ہوئے جو ہیومینیٹی فرسٹ برطانیہ کے تحت جاری گیارہ ممالک میں مختلف پراجیکٹس پر خرچ ہوگی۔

اس پروگرام کے انتظامات ایک بہت بڑا چیلنج تھا لیکن اس کے باوجود کچھ چیزیں ہونے سے رہ گئیں۔ اور ان سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا جس سے آئندہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ پروگرام کے بعد موصول ہونے والی آراء حوصلہ افزا ہیں۔ لاک ڈاؤن کے باعث جو تکلیف اور غمگین فضا بن گئی ہے اس ڈنر کی بدولت مثبت تبدیلی محسوس ہوئی ہے۔

شرکاء نے اس امر کا اظہار کیا کہ اس پر لطف تجربے کے نتیجے میں وہ آئندہ منعقد ہونے والے ورچوئل ڈنر کے بے چینی سے منتظر ہیں۔

نمایاں سرگرمیاں
جماعت احمدیہ کیتھلی

جماعت احمدیہ کیتھلی نے علاقے میں خدمت سرانجام دینے میں نمایاں ترقی کی ہے۔ لجنہ اماء اللہ نے مقامی نرسنگ ہومز میں کام کرنے والے عملہ کی وبا کے دنوں میں خدمات کی انجام دہی پر اظہار یکجہتی کے طور پر ان کے لئے کھانا تیار کر کے بھجوایا۔

جماعت کے بچوں اور خدام الاحمدیہ نے علاقے میں صفائی مہم مربوط انداز میں ترتیب دی جس کو علاقے کے لوگوں نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔

خدمتِ خلق
جماعت احمدیہ شیفیلڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت شیفیلڈ نے وبا کے دوران کمزور صحت کے حامل افراد کی مدد جاری رکھی۔

ہر قسم کی منجمد شدہ غذا اکھٹا کر کے مہیا کی گئی۔ کرسمس کے دوران کم مراعات یافتہ خاندانوں کے بچوں کو کھلونے مہیا کئے گئے۔ جماعت خصوصاً مرفیلڈ فوڈ بینک کے حوالے سے ہیومینیٹی فرسٹ کے ساتھ ساتھ ہے۔

James Bank hostel benefits from hot meal donation

جماعت ہائے احمدیہ ایڈنبرگ وفایف
بے گھر ودوسرے افراد کی مدد

جماعتہائے احمدیہ ایڈنبرگ اور فایف کی اعلیٰ مساعی کو سکاٹ لینڈ کے عوام اور اخبارات نے بہت سراہا ہے۔احباب جماعت نے بے گھر افراد کے لئے خدمات سرانجام دینے والے اداروں جیسے ہوم لیس شیلٹرز اور جیمز بینک ہوسٹل میں رہائش پذیر 145 افراد کو کرسمس کے دوران گھر کا تیار کردہ کھانا تحفۃً تقسیم کیا۔

جیمز بینک ہوسٹل اور ہوم لیس شیلٹرز میں کام کرنے والے سٹاف نے کہا:

”رہائش پذیر افراد بہت شکرگذار تھے اور انہوں نے کھانا خوب مزے سے کھایا“۔

جماعت کے نائب صدر ڈاکٹر عبدالحی صاحب نے پریس کو بتایا، ”ہماری جماعت احمدیہ کا سارے برطانیہ میں ادارے ہوم لیس شیلٹرز سے قریبی رابطہ ہے جبکہ بطور مقامی جماعت، ہم یہاں بھی اسی طرح عطیہ جات کی طرف متوجہ ہیں۔کورونا وبا کے دوران بے گھر افراد کے اس کا شکار ہونے کا زیادہ امکان ہے اور اس بات کا بھی خطرہ ہے کہ ان افراد کی طرف توجہ میں کمی ان کو غزائی قلت کے مسئلے سے دوچار کرسکتی ہے۔ہم جیمز بینک ہوسٹل کے ساتھ مل کر باقاعدگی سے کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔“

ان کے مینیجر نے بتایا تھا کہ ان ایام یعنی کرسمس کے موقع پر یہاں کے رہائشی پذیر افراد کو گرم کھانوں کی زیادہ ضرورت تھی“۔

انہی ایام میں، ایک فلاحی تنظیم شیفیلڈ فائف کی اس مہم کے جواب میں کہ پسماندہ خاندانوں کے بچوں کو کھلونے دیئے جائیں، احباب جماعت نے مناسب رنگ میں عطیہ دیا۔

جماعت ’سستا اور آسان پکوان‘ کی آگاہی کی مہم بھی چلا رہی ہے تاکہ ان محدود وسائل رکھنے والے خاندانوں کی مدد ہو سکے جبکہ اس کوشش کو بھی پسند کیا گیا ہے۔

خدمتِ خلق
جماعت احمدیہ ہارٹلے پول

جماعت احمدیہ ہارٹلے پول نے خدمت خلق کے تحت مختلف فلاحی تنظیموں سے تعلق قائم کیا۔ سینٹ ایڈن چرچ کو ضرورتمند افراد کے لئے اشیائے خوردونوش فراہم کیں جس میں £200 کا عطیہ اور 3000 کھانے شامل ہیں۔

چرچ نے احباب جماعت کی ان کوششوں کی بہت تعریف کی اور جماعت کو ”حیرت انگیز ساتھی“ قرار دیا۔ اس شراکت داری یا پارٹنرشپ کو مزید بہتر رنگ دینے کے لئے منصوبہ بندی جاری ہے

ہر خیر طلب کرنے اور شر سے بچنے کی ایک جامع دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ. وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ. وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ. (ترمذی)

ترجمہ:

اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر وبھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ چاہی۔ تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔پس تیرے تک دعا کا پہنچانا لازم ہے۔

خدمتِ خلق
جماعت احمدیہ سکنتھورپ

مجلس خدام الاحمدیہ سکنتھورپ علاقے کے کلیدی کارکن سے ملاقات کی اور مندرجہ ذیل محکموں میں تحائف تقسیم کئے۔

- مقامی پولیس سٹیشن
- ہمبر سائڈ فائر اینڈ ریسکیو سروس
- سکنتھروپ جنرل ہسپتال
- لِنڈ سے لاج ہوسپائس

صدر جماعت سکنتھروپ نے اخبار نویسوں کو بتایا:
''احمدی نوجوانوں کا مقامی کمیونٹی کی خدمت کے لئے وقت دینا مذہبی ذمہ داری ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ نوجوانوں کا یہ اچھا آغاز ہے اور مجھے امید ہے کہ اس مشکل وقت میں یہ خوشی اور سکون کا باعث تھی۔''
مقامی لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے ان کوششوں کی بہت تعریف کی۔ جماعت کی اپنے خدام کے ذریعے اس طرح کی مساعی سے مثبت نتائج سامنے آتے ہیں جن میں عطیہ خون مہم، مفت شجر کاری، گلیوں کی صفائی اور دیکھ بھال مراکز میں جا کر ملاقات کرنا شامل ہیں۔ یہ بات یاد رہے کہ اس طرح کی خدمت اسلامی تعلیم کے عین مطابق اور جماعت کے موٹو "Love for all Hatred for none" کی علامت ہے۔

اُداس کیوں ہو

تمہیں زمانے نے سُکھ کے بدلے میں دُکھ دیا ہے، اُداس کیوں ہو
یہ مسئلہ تو بہت سے لوگوں کا مسئلہ ہے، اُداس کیوں ہو

تمہیں بھی کانٹوں سے پیار کرنا نہ راس آیا تو کیا بنے گا
یہ راستہ تو گلاب لوگوں کا راستہ ہے، اُداس کیوں ہو

یہ کیا کہ ہر شام ریل گاڑی کو دیکھ کر سوگوار ہونا
وہی ہے منزل بچھڑنے والا جدھر گیا ہے، اُداس کیوں ہو

یہ میرؔ، غالبؔ، فرازؔ، محسنؔ، منیرؔ، مُضطرؔ، فریدؔ، وارثؔ
ادب فروشوں نے ان نگینوں کو دُکھ دیا ہے، اُداس کیوں ہو

تم اپنے دل کے لہو سے روشن محبتوں کے چراغ رکھنا
فصیلِ شب سے اُٹھیں گے سورج، یہ طے شدہ ہے، اُداس کیوں ہو

وہ جس نے دل کے ہزار ٹکڑے کئے رقیبوں سے بات کر کے
بڑی محبت سے آکے مجھ سے وہ پوچھتا ہے، اُداس کیوں ہو

جو دُکھ اُٹھا کے بھی مسکرائے گا، ایک دن کامیاب ہوگا
کتابِ ہستی میں لکھنے والے نے لکھ دیا ہے، اُداس کیوں ہو

وکیل اُن کے، گواہ ان کے، یہ شہر ان کا، سپاہ ان کی
مگر مبارکؔ یقین رکھنا، ابھی خدا ہے، اُداس کیوں ہو

(مبارک صدیقی، لندن)

ایک عظیم الشان گواہ

احسان احمد خان

قرآنِ مجید کی سورۃ ہود کی آیت نمبر ۱۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

آیت: { أَفَمَن كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إَمَاماً وَرَحْمَةً أُوْلَـئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلاَ تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يُؤْمِنُونَ }

ترجمہ: پس کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہے اور اسکے پیچھے اس کا ایک گواہ آنے والا ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بطور امام اور رحمت موجود ہے (وہ جھوٹا ہوسکتا ہے؟) یہی (اِس موعود رسول کے مخاطبین بالآخر) اسے مان لیں گے۔ پس جو بھی احزاب میں سے اس کا انکار کرے گا تو آگ اس کا موعود ٹھکانہ ہوگی۔ پس اس بارہ میں تو کسی شک میں نہ رہ۔ یقیناً یہی تیرے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ)

اس آیت کریمہ میں جہاں گواہ کا ذکر ہے وہاں یہ چیز انسان کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتی ہے کہ وہ عظیم ہستی جس کے انسانِ کامل خاتم النبیین اور رحمۃ العالمین ہونے کی گواہی آسمان سے ملائکہ اور زمین پر بسنے والے ہر اُس نیک بشر نے دی جس تک آپؐ کا سلوک اور تعلیم پہنچی۔

وہ جو خود تمام انبیا کی سچائی پر گواہ ٹھہرا اور جس کی مہرِ نبوت سے ہر نبی اور رسول نے تصدیق پائی۔ جب اُس کے بارے میں عالم الغیب خدا نے فرمایا کہ اس پر ایک گواہ آنیوالا ہے تو عقل محوِ حیرت میں گُم ہوجاتی ہے کہ یہ کونسا گواہ ہے اور کس چیز کی یہ گواہی دے گا اور خاص کر اس گواہ کے بعد خدا تعالیٰ کا یہ ذکر کرنا کہ ”اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بطور امام اور رحمت موجود ہے“ لیکن خدا تعالیٰ کے ہر بات کو بیان کرنے میں ایک خاص حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور یہاں بھی یہ بات بالکل واضح ہے کہ اگر گواہ کے بعد موسیٰ کی کتاب کا ذکر جو بطور امام اور رحمت کے ہے۔ وہ یقیناً ایک بہت بڑی حکمت سے خالی نہیں۔ خاص کر اس میں جو بات زیادہ غور طلب ہے وہ یہ کہ آنحضورؐ کے بابرکت نزول سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بطور نبی اور رسول کے گزر رہا تھا اور انجیل مقدس بھی موجود تھی۔ پھر ایسا کیا معاملہ تھا کہ قرآن نے ان کے ذکر کو یکسر فراموش کر دیا اور گواہ کے ذکر کے بعد آنحضورؐ سے پہلے موسیٰ کی کتاب کو بطور امام اور رحمت موجود قرار دیا۔

قرآن کریم اپنے پڑھنے والوں کو ایسے ہی مقامات پر غور وفکر اور تدبر کی دعوت دیتا ہے۔ اب اس سے پہلے کہ ہم اس حکمت کو تلاش کریں جو گواہ کے ساتھ موسیٰ کی کتاب کا ذکر کرنے میں ہے۔ ہمارے لئے اس گواہ کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہوگا کہ اس گواہ کا مقام اس کی گواہی کی نوعیت اور اسکا زمانہ کون سا ہوسکتا ہے اور کیا اس گواہ کا ذکر قرآن میں کسی اور جگہ پر بھی ہے اور اگر ہے تو کہاں پر ہے اور ہم اس کی دلیل میں اس تعلق اور حوالے سے کہاں تک حق پر ہیں۔

اس ضمن میں ایک بات طے شدہ ہے کہ اس گواہ کا تعلق آئیندہ زمانے سے ہے کیونکہ آنحضورؐ کے زمانے میں صحابہؓ، ملائکہ اور خود قرآن آپؐ پر گواہ تھے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ گواہ کون ہے۔ اس گواہ کے بارے میں ایک واضح اشارہ ہمیں قرآن مجید کی سورۃ الزخرف کی آیت نمبر ۶۴ میں ملتا ہے۔

آیت: {وَلَمَّا جَاءَ عِيسَى بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ

وَأَطِيعُونِ}

ترجمہ: اور جب عیسیٰ کھلے کھلے نشانات کے ساتھ آ گیا تو اُس نے کہا یقیناً میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہارے سامنے بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف کرتے ہو کھول کر بیان کروں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ (ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ)

یہاں قارئین کے لئے یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ اس سورۃ میں آیت نمبر ۵۸ سے لے کر آیت نمبر ۶۴ تک کی آیات کا تعلق پیش گوئی سے ہے۔ اس لئے خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تفسیرِ صغیر میں اس آیت کا ترجمہ ''آئے گا'' لکھتے ہوئے حاشیہ میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ''کئی جگہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ ماضی بمعنے مضارع بھی آتا ہے۔ (دیکھو فقہ اللغہ ثعلبی ۲۱۵)

خلیفہ ثانیؓ کی اسی بات کی تائید میں تورات کا ایک حوالہ بھی پیشِ خدمت ہے اس میں آنحضورؐ کی فتح مکہ کی پیشگوئی ان الفاظ میں ہے۔

۳۔ استثناء باب ۳۳ آیت ۲۔۱

''اور یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ مرد خدا نے اپنے مرنے سے بنی اسرائیل کو بخشی اور اُس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا۔ شعیر سے اُن پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنی ہاتھ میں ایک شریعت ان کے لئے تھی''

اب یہاں تک اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ یہ گواہ وہی ہے جس کو قرآن مجید میں عیسیٰ ابن مریم کی دوبارہ بعثت کہا گیا ہے۔ لیکن اس گواہ نے آنحضورؐ کی کسی چیز کی گواہی کے لئے آنا تھا تو یہ بات صاف ظاہر ہے کہ مسلمان اقوام پر ایک وقت آنا تھا جب کہ دنیا میں ہر طرف سے ناکامی، نامرادی اور ذلت ان کا مقدر ہو جانا تھا۔ اسلام اور اُس کی تعلیمات کا وجود صرف نام کی حد تک وہ جانا تھا۔ غیر اقوام میں اسلام اور قرآن کی عظمت کو روشناس کرانا تو دور کی بات الٹا ان اقوام کے بد رسوم و رواج اور بدعات نے ہر اسلامی قدر کی جگہ لے لینی تھی۔

ایسے میں خدا کی تقدیر نے ظاہر ہونا تھا اور اپنے پیارے نبی کی عظمت اور اُس کی تعلیم کو ایک بار پھر پوری دنیا میں ایک جری مرد اور اُس گواہ کے ذریعے پھیلانا تھا۔ جس کا اُس نے وعدہ کیا تھا۔ اس گواہ نے آ کر زمانے کو یہ باور کرانا تھا کہ اُس عظیم نبی کی شان آج بھی بلند ہے۔ آج بھی اُس کی تعلیمات کا کوئی مدِ مقابل نہیں ہے۔ دنیا کی ہر قوم میں اُس عاشق رسول یا اُس کے ماننے والوں نے جا کر اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کے نام کی عظمت کو بلند کرنا تھا اور اُس کی عظمت کی گواہی دینا تھی۔

قرآن کی تعلیمات کو اُس کے اصل رنگ میں پیش کرنا تھا اور دنیا کو باور کرانا تھا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم میں ہی اِس دنیا کی حیاتِ نو ہے۔

جیسا کہ مضمون میں گواہ کے مقام اور اُس کی گواہی کی نوعیت اور اہمیت کا ذکر ہو چکا ہے تو ذہن میں یہ سوال اُٹھتا ہے کہ کیا قرآن میں اس گواہ کے آنے کا کوئی وقت بھی مقرر ہے تو اس کے متعلق ایک واضح اشارہ ہمیں سورۃ جمعہ کی آیت نمبر ۴ میں ملتا ہے۔

آیت: {وَ آخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ}

ترجمہ: اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ (ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ)

اس آیت کی وضاحت میں حضورؐ کی حدیث موجود ہے جس میں آخرین کے حوالے سے حضرت سلمان فارسیؓ کا ذکر ہے اور زمانے کے لحاظ سے جب ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔

ہماری مذہبی تاریخ میں جب بھی کسی آنے والے کا ذکر ملتا ہے تو جہاں مختلف قسم کے زمینی اور آسمانی نشانوں کا ذکر ملتا ہے وہیں پر وقت اور زمانے کا تخمینہ لگانے کے لئے اعداد و شمار سے بھی مدد لی گئی ہے۔ ان اعداد و شمار کا ذکر قرآن، حدیث، مورخین اور بزرگوں کی کتابوں میں مختلف رنگ میں ملتا ہے۔

ایسے میں ایک سائنس فکشن فلم میں ایک سائنسدان کا کہا گیا یہ جملہ کسی قدر معنی خیز ہے کہ MATH یونیورس کی زبان ہے۔ خلائی مخلوق جب بھی ہمیں کوئی پیغام بھیجے گی وہ MATH کی زبان میں ہوگا اور اس زبان کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں جھوٹ نہیں بولا

جاسکتا۔

سورۃ ہود کی آیتِ مبارکہ میں گواہ کے ذکر کے بعد کتابِ موسیٰ کے ساتھ لفظ ''بطور امام'' ہمیں ان اعداد وشمار سے کام لینے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ گوکہ لفظ امام کے بے شمار معنے اور مطالب ہیں لیکن اس آیت میں جہاں گواہ کے مقام، اُس کی حیثیت اور اہمیت کا پتہ چلتا ہے وہیں پر یہ آیت خود بھی اُس گواہ کے حق میں موسیٰ کی کتاب کا ذکر کرکے اُس کی آمد کا وقت بتا رہی ہے اور یوں اُس گواہ کے حق میں بھی گواہی دے رہی ہے۔

چونکہ قرآن مجید میں اس آنے والے کو عیسیٰ ابن مریم سے مشابہت دی ہے لہٰذا ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ کی بعثت کا کونسا زمانہ تھا۔ لیکن اس سے قبل ہمیں حضرت موسیٰ کی تاریخ پیدائش اور وفات کو ایک نظر دیکھنا ہوگا۔

MATTIS CANTOR نے TIMELINE OF JEWISH HISTORY میں حضرت موسیٰ کی پیدائش 1393 قبل مسیح اور آپ کی وفات 1273 قبل مسیح لکھی ہے۔ ENCYCLOPEDIA OF WORLD BIOGRAPHY میں حضرت موسیٰ کی پیدائش 1392 قبل مسیح جبکہ وفات 1272 قبل مسیح۔ اسی طرح RABBINICAL JUDAISM کے مطابق حضرت موسیٰ کی پیدائش 1391 قبل مسیح اور وفات 1271 قبل مسیح۔

لیکن چونکہ MATTIS CANTOR نے مکمل شجرہ نسب جو کہ حضرت آدمؑ 3760 قبل مسیح سے پیش کیا ہے جس میں حضرت ابراہیمؑ 1813 قبل مسیح سمیت تمام انبیاء کے زمانوں کی تاریخ کو ایک تسلسل کے ساتھ درج کیا ہے۔ اس لئے MATTIS CANTOR کے حوالے کو زیادہ معتبر سمجھا جاتا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی تاریخِ پیدائش کو WIKIPEDIA میں مختلف تاریخوں میں درج کیا گیا ہے یعنی 6 قبل مسیح اور 4 قبل مسیح جبکہ GOSPEL EVIDENCE کے مطابق یہ 1 قبل مسیح ہے۔ لیکن یہاں پر بھی مورخین نے 4 قبل مسیح کی تاریخ کو زیادہ مستند سمجھا ہے۔ اس لحاظ سے اگر ہم حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی درمیانی مدت کو CALCULATE کرنا چاہیں تو ہمیں 1273 میں سے 4 کو منہا کرنا ہوگا۔ تو گویا حضرت موسیٰؑ کے 1269 سال بعد مسیح ناصری کا ظہور ہوا۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ مسیح محمدیؑ کا ظہور اپنے پیشوا سے کتنے عرصہ بعد ہوا۔

سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمدؓ نے نبی اکرم ﷺ کی پیدائش کی دو تاریخیں درج کی ہیں۔

ایک واقعہ اصحاب الفیل کے 25 روز کے بعد 12 ربیع الاول مطابق 20 اگست 570 اور دوسری غالباً کسی تحقیق کی رُو سے 9 ربیع الاول مطابق 20 اپریل 571 جبکہ آپؐ کی وفات کی تاریخ جناب ہادی علی چوہدری صاحب نے سیرت خاتم النبیین کے ایڈیشن ہجری 7 سے وصال نبوی تک میں 26 مئی 632 لکھی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ 13 فروری 1835 عیسوی سال بمطابق 1250 ہجری سال میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات 26 مئی 1908 کو ہوئی۔ گویا مسیح محمدیؑ کا ظہور آنحضرتؐ کے 1203 عیسوی سال کے بعد ہوا اور اس طرح آنحضورؐ کی پیشگوئی اپنی پوری شان سے پوری ہوئی۔

حدیث: {اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ} (مشکوٰۃ مجتبائی ۲۷۱)

ترجمہ: کہ مسیح ومہدی کے ظہور کی نشانیاں بارھویں صدی کے گزرنے پر ہوں گی۔

لیکن سورۃ ہود کی آیت نمبر 17 میں درج گواہ کے بعد موسیٰؑ کی کتاب بطور امام کے حوالہ سے جو پیشگوئی درج ہے اُس کا اعداد وشمار کے حساب سے جائزہ لینا ابھی باقی ہے۔

وقت اور مدت کے تخمینے کے لئے ہم نے ابھی تک جو پیمانہ استعمال کیا ہے وہ عیسوی کیلنڈر کا ہے لیکن اب ہم عیسوی سال کا ہجری سال کے ساتھ تقابلی جائزہ لیں گے۔ جیسا کہ حساب کا اصول ہے کہ جو پیمانہ جس چیز کے لئے مقرر ہوتا ہے اسی پیمانے سے اُس چیز کو ماپا جاتا ہے یہاں پر یاد رہے کہ ہجری سال آنحضورؐ کی وفات سے تقریباً 11 سال پہلے شروع ہوا تھا۔ اسی طرح عیسوی سال بھی 4 سال قبل مسیح سے شروع ہوا تھا جس کا مطلب ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی وفات کے 1269 سال بعد حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔ یہاں پر بعض حساب دان یہ سوچیں گے کہ 4 سال قبل مسیح کا مطلب تو

1273 سال بنتا ہے تو یاد رہے کہ 6 قبل مسیح 4 قبل مسیح اور ایک قبل مسیح کا اختلاف پیدائش کے حوالے سے ہے نہ کہ عیسوی کیلنڈر کے حوالے سے۔ اس لئے ہم نے زیادہ مستند رائج الوقت 4 قبل مسیح کو لیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ 1250 ہجری میں پیدا ہوئے گویا مسیح محمدی کا مسیح ناصری کے ساتھ عددی موازنہ اپنے پیش روکی مناسبت سے 1250 اور 1269 کے فرق سے ہے۔

اب یہاں پر امام الہند حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی کی کتاب تفہیمات الہیہ جلد دوم کے صفحہ نمبر ۱۳۳ پر

درج ایک حوالہ پیش خدمت ہے۔ آپ فرماتے ہیں

ترجمہ: ”میرے رب جل جلالہ نے مجھے سکھایا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی کا خروج ہونے کو ہے“

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے ظہور مہدی کی تاریخ لفظ ”چراغ دین“ سے 1268 نکالی۔ (بحوالہ احمدیہ پاکٹ بک تیرھویں دلیل صفحہ نمبر 365)

جو کہ عددی لحاظ سے 1250 اور 1269 کی درمیانی اور قریب ترین تاریخ بنتی ہے اور پیشگوئیوں میں اعداد و شمار کے اتنے معمولی فرق کو کوئی فرق نہیں سمجھا جاتا۔

لیکن اگر ہم یہاں پر حساب کتاب کا ایک دلچسپ اصول APPLY کریں تو دیکھتے ہیں کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے اور وہ اصول یہ ہے کہ جب بھی کسی عدد کو ہم ROUND UP کرتے ہیں تو اس کے قریب ترین ہندسے کے ساتھ کرتے ہیں اس لئے اگر ہم 1269 کو ROUND UP کریں گے تو یہ 1300 بنتا ہے، کیونکہ 1200 سے اس کا فرق زیادہ ہے۔ لیکن چونکہ یہاں پر ہمارے پاس اس کا تقابلی فگر 1250 موجود ہے تو یہ 1250 میں ROUND UP ہوگا۔

یہاں پر یہ بتانا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اگر ہم ان اعداد و شمار کو حضرت عیسیٰؑ کی تینوں مختلف تاریخوں میں CLACULATE کریں یعنی 6 قبل مسیح 4 قبل مسیح اور ایک قبل مسیح تب بھی ہمارا ROUND UP فگر 1250 ہی بنتا ہے۔

ایک اور حیرت انگیز نتیجہ جو ان اعداد و شمار سے نکلا وہ یہ تھا کہ تمام مختلف تاریخوں اور عیسوی سال اور ہجری سال کے باوجود تمام نتائج 1300 سال یعنی تیرھویں صدی کے اندر رہے۔

مضمون کی طوالت کے پیشِ نظر ان تفصیلات بیان کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔

پس وہ روشن دلیل جو اس عظیم نبی کے لئے خدا کی طرف سے تھی اُس کے گواہ نے بھی اس میں سے حصہ پایا اور موسیٰؑ کی کتاب کی طرف اشارہ کر کے اُس کے آنے کا وقت بھی بتا دیا۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

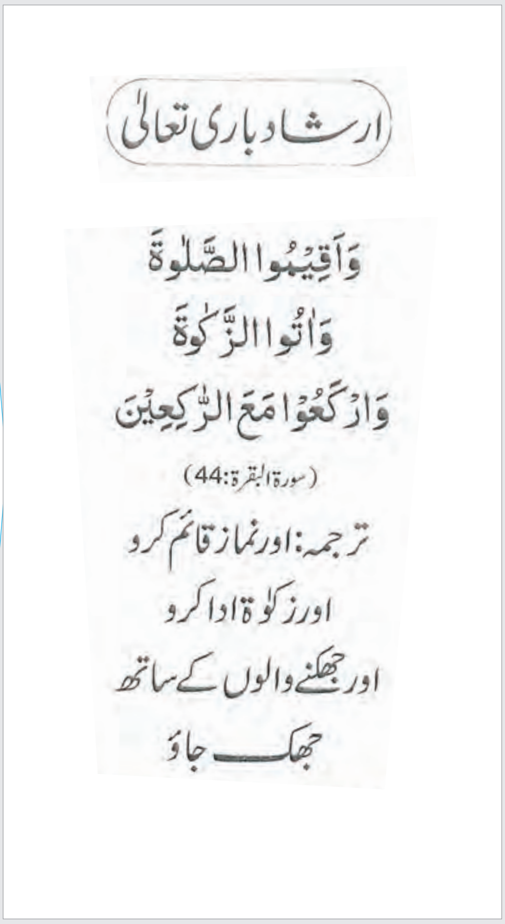
ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ
(سورۃ البقرۃ:44)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو
اور زکوٰۃ ادا کرو
اور جھکنے والوں کے ساتھ
جھک جاؤ

گلدستہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔کلمہ کے معنے کی طرف غور کرو لا الہ الا اللہ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کرتا ہے کہ میرا معبود بجز خدا کے اور کوئی نہیں۔الہ ایک عربی لفظ ہے اور اس کے معنے معبود اور محبوب اور اصل مقصود کے ہیں اس کے معنے یہ ہیں کہ جب تک خدا کو مقدم نہ کیا جاوے جب تک خدا کو مقصود نہ ٹھہرایا جاوے انسان کو نجات حاصل نہیں ہوسکتی جب کوئی شخص سچے طور پر کلمہ کا قائل ہوجاتا ہے تو بجز خدا کے اور کوئی اس کا پیارا نہیں رہتا بجز خدا کے کوئی اس کا معبود نہیں رہتا اور بجز خدا کے کوئی اس کا مطلوب نہیں رہتا یہ کلمہ شریف ایک اللہ کے سوا تمام الٰہوں کی نفی کرتا ہے (مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۹۸۸۔۹۸۷)

''میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پاسکتا ہے'' (حقیقۃ الوحی ص ۶۵۔۶۴) اسی کلمہ کا تقاضا ہے کہ قرآن کریم سے بہت پیار کیا جائے اس کی تلاوت باقاعدہ کی جائے اور اس کی دل و جان سے پیروی کی جائے۔ اسلام کے ارکان پانچ ہیں۔اور یہ پانچوں ہی ضروری عبادات ہیں جن کو بجالائے بغیر کوئی شخص حقیقی مسلمان نہیں ہوسکتا۔پہلی عبادت تو کلمہ کی حقیقت سمجھ کر سارے نفسانی بتوں کو لا کے گرز سے توڑ کر خدا کے سوا سب کی نفی کرنا اور ہر بات میں خدا کو مقدم کرنا اور محمد ﷺ کے قدموں پر قدم رکھنا، پانچوں وقت نمازیں شرائط کے مطابق ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، مال پاس ہو تو زکوۃ دینا، اور زندگی میں ایک بار خدا کے گھر کا حج کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اور ہم جو احمدی ہیں ہم اسی عہد کے ساتھ آپ کی جماعت میں داخل ہوئے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔اور اس راہ میں جو بہت مشکل اور کٹھن راہ ہے ہم آپ کے پیچھے پیچھے چلیں گے اور اس راہ میں جو بھی قربانی ہم سے طلب کی جائے گی اسے پیش کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔خواہ وہ جان کی ہو، مال کی ہو وقت کی ہو، عزت کی ہو یا خود اپنے آپ کو، یا اولاد کو وقف کرنے کی صورت میں ہو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قلم اور زبان کی روحانی جنگ میں ہم کس طرح غالب آئیں گے اور وہ کون سے ہتھیار ہیں جن کو استعمال کر کے یہ عظیم جنگ جیتنی ہے۔کیا وہ توپیں تلوار دوسرے جنگی ہتھیار ہیں یا خودکش حملے ہیں۔۔۔نہیں ان میں سے کوئی بھی نہیں وہ کوئی دوسری قسم کے ہتھیار ہیں جن کے ساتھ ہم میں سے ہر ایک کو مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بچی لیس ہونا پڑے گا جن کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں'' ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۳) انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اسے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے۔کہ کس قدر ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا۔دولت منداس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں'' (ازالہ اوہام ص ۴۴۰) ''روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس

واسطے وہ افضل ہے روزے سے کشوف پیدا ہوتا ہے'' (ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۷۹م، ع،ا،ق ص ۱۰۰۰) ''صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے'' (ملفوظات جلد چہارم ص ۲۵۶)

پس نماز سب سے ضروری عبادت ہے جو لوگ اپنی زندگی کا مقصد عبادت نہیں بلکہ دنیاوی چیزوں کا حصول سمجھتے ہیں اور پھر ان کی زندگی بظاہر خوشحال ہو جاتی ہے وہ نمازوں میں غافل ہو جاتے ہیں ان کو نماز میں رقت حاصل نہیں ہوتی نہ نماز میں کوئی مزا آتا ہے ایک بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ سمجھتے تو وہ یہی ہیں کہ ہمیں ایمان حاصل ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا ہے کہ وہ سچے ایمان کی نعمت سے محروم ہیں۔ اس لئے ہم سب کو ہمیشہ نماز کے آئینہ میں بار بار اپنا چہرہ دیکھتے رہنا چاہیئے۔ مومن تو خدا کے نزدیک وہ ہیں جو هم على صلواتهم يحافظون کے مصداق ہیں یعنی پورے فکر اور سنجیدگی کے ساتھ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں کہ کوئی نماز کام میں رہ نہ جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ اور اگر تم۔۔ صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے''۔ (ملفوظات جلد پنجم ص ۴۵۰) نیز فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہمارے راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہ دکھلا دیں گے اور ادھر یہ دعا ہے۔ اهدنا الصراط المستقيم۔ سو انسان کو چاہیئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس جہاں سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے'' (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ ص ۳۹۔۳۸۔ الفضل لندن ۳۰ ستمبر ۲۰۱۰)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کے متواتر ارشادات کی تعمیل میں نظام جماعت اور ذیلی تنظیموں کا فرض ہے کہ وہ مستقل طور پر جائزہ لیتے رہیں کہ ہم میں سے کوئی ایسا تو نہیں جو فکر سے باقاعدہ نمازیں نہ پڑھتا ہو کیا ہم اپنی ہر میٹنگ میں اور اجلاس میں اس کا جائزہ لیتے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو فوراً اس پر عمل شروع کر دینا چاہیئے۔ خدا نے نمازوں میں غفلت برتنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ یہ بہت ہی فکر والی بات ہے۔ نمازوں کو فکر سے باقاعدگی سے سنوار سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر نہ پڑھنا غفلت میں شمار ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فويل للمصلين ۝ الذين هم عن صلواتهم ساهون ۝ (ماعون) یعنی ان نمازیوں پر ویل یعنی برائی حسرت افسوس اور ہلاکت ہے۔ جو اپنی نمازوں میں غافل رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کیا وجہ ہے کہ بعض لوگ تیس تیس برس تک برابر نماز پڑھتے ہیں پھر کورے کے کورے ہی رہتے ہیں کوئی اثر روحانیت کا اور خشوع خضوع کا ان میں پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا یہی سبب ہے کہ وہ (ایسی) نماز پڑھتے ہیں جس پر خدا تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے ایسی نمازوں کے لئے ویل آیا ہے۔۔۔۔ اس لئے نماز کو سنوار سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھے'' (ملفوظات جلد دوم ص ۳۴۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں ''نماز میں غفلت کئی طرح سے ہوتی ہے۔

نمبر ۱ بعض لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں، رسمی طور پر مسلمان کہلاتے ہیں مگر کبھی ان کو یہ خیال نہیں آتا کہ نماز کا پڑھنا مسلمان کے واسطے فرض ہے اور جب تک وہ اپنے عین کاروبار کے درمیان وقت نماز آنے پر تمام دنیاوی خیالات کو بالائے طاق رکھ کر خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتا تب تک اس میں اسلامی نشان نہیں پایا جاتا۔۔۔۔

(حقائق الفرقان جلد ۴ ص ۴۸۰)

نمبر ۲ وہ لوگ جو نماز پڑھتے ہیں مگر کبھی کبھی جس دن کپڑے بدلے یا صبح کے وقت جب ہاتھ منہ دھویا اور نماز بھی اتفاق سے پڑھ لی۔ یا چند ایسے دوستوں میں قابو آ گئے جو نماز پڑھتے ہیں۔ وہاں ان کے درمیان مجبوراً پڑھ لی۔ یہ لوگ بھی غفلت کرنے والوں میں شامل ہیں۔

نمبر ۳ پھر کچھ ایسے لوگ ہیں جو پڑھتے تو ہیں مگر بسبب تکبر کے یا بسبب سستی کے، اپنے گھروں میں پڑھ لیتے ہیں ہر وقت اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ جب نماز کا وقت آیا تو اسی جگہ جلدی جلدی نماز پڑھ لی گویا ایک رسم ہے۔ جس کو ادا کرتے ہیں۔ یا ایک عادت ہے جس کو پورا کرتے ہیں۔ مسجد میں جانا اور جماعت کو پانا ان کے نزدیک ایک بے فائدہ امر ہے۔ یہ لوگ بھی غافلین میں شامل

ہیں۔اکثر آج کل کے دنیوی رنگ میں بڑے لوگوں میں اگر کسی کونماز کی عادت ہے(تو ایسی ہے)

نمبر۴۔بعض لوگ مسجد میں بھی جا کرنماز پڑھتے ہیں مگر بے دلی کے ساتھ۔ان میں ''تعدیل ارکان کا خیال نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف پوری توجہ سے نہیں جھکتے۔ جلدی جلدی نماز کوختم کرتے ہیں۔اورنماز کے اندر وساوس کواور غیر خیالات کو بلاتے ہیں'۔
(حقائق الفرقان جلد۴ص۴۸۰)

ہراحمدی خالص ہوکرظالموں اور ظلموں سےنجات کے لئے دعا کرے

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرالعزیز خطبہ جمع ۷۔اکتوبر۲۰۱۱ء میں فرماتے ہیں۔

'صبراور حوصلے کی بڑی عظیم اورنئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کررہے ہیں۔پس اُن صبر کے جذبات کونتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جُھک جائیں دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کرلیں۔آج دعائیں ہی ہیں جوہمیں ان لوگوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کرتوجہ دیں۔بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کردیں۔اسی طرح دنیا میں بسنے والے پاکستانی احمدی بھی اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔اسی طرح دنیا بھر کےاحمدی جو پاکستانی نہیں ہیں وہ اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔

ہراحمدی خالص ہو کر ظالموں ظلموں سے نجات کے لئے دعا کرے۔یہی ہمارے ہتھیار ہیں۔اور اسی کی طرف بار بار حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نےہمیں توجہ دلائی ہے۔مجھے یاد ہے خلافت رابعہ میں جب میں ربوہ میں تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھے ناظر اعلیٰ مقرر کر دیا تھا۔ پاکستان کے حالات کےمتعلق دعا کی ،حالانکہ اس وقت کے حالات آج کل کے حالات کا عشرعشیر بھی نہیں تھے۔کوئی نسبت ہی نہیں تھی۔ خواب میں مجھے یہ آواز آئی کہ کہ اگر سوفیصد پاکستانی احمدی خالص ہوکراللہ تعالیٰ کے آگے جُھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چندراتوں کی دعاؤں سے ہوسکتا ہے۔میں پہلے دن سے جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اپنی حالتوں کی درستی کی طرف اوردعاؤں کی طرف بہت توجہ کریں۔''

(روزنامہ الفضل ۱۱۔اکتوبر۲۰۱۱ء)

جب وقت دیکھنے والی گھڑیاں نہیں تھیں

پرانے زمانے میں دھوپ گھڑی ہوا کرتی تھی۔دھوپ کے آنے جانے سے سایہ لمبا یا کم ہوتا تھا۔لوگ اسی سے اندازہ لگا لیا کرتے تھے۔لیکن گھڑی کسی نہ کسی شکل میں ضرور موجود تھی۔رات کوستاروں کے نکلنے اورڈوب جانے سے وقت کا اندازہ انسان لگایا کرتا تھا۔اور قطبی ستارے سے سمت کا اندازہ لگا کرانسان سفر کرتا تھا۔اوررات کے وقت چاند سے بھی وقت کا اندازہ لگایا کرتا تھا۔

کام کی باتیں

☆ایک لمحہ کی قدراس شخص سے پوچھیں جواولمپکس کے مقابلوں میں سونے کا تمغہ نہ حاصل کرسکا۔☆ایک سیکنڈ کی قدر اس شخص سے پوچھیں جوابھی کسی حادثے سے بال بال بچا ہے۔☆ایک منٹ کی قدراس شخص سے پوچھیں جس نے اپنی بس کوچھوٹتے ہوئے دیکھا مگر اس میں سوار نہ ہو سکا۔☆وقت کی قدر اس شخص سے پوچھیں جس کے والدین بوڑھے ہو گئے لیکن وہ ان کی خدمت نہ کرسکا۔☆عزیزو!وقت کسی کاانتظار نہیں کرتا گزرا ہوا کل ماضی بن جاتا ہے مستقبل کیا ہےاس کا علم کسی کونہیں،وقت کی قدر کریں۔

نقرس Gout

یعنی جوڑوں کے درد اورورم کی شکایت غذائی بے اعتدالیوں کےعلاوہ گرمی اورنمی کی وجہ سےاورجسم میں پانی کی کمی کی وجہ سے بھی لاحق ہوتی ہے۔اس سلسلے میں ہونے والی تحقیق کے

مطابق ۳۵ سینٹی گریڈ سے زیادہ گرم اور ہوا میں ۷۱ ڈگری نمی کی وجہ سے نقرس کی تکلیف میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ بوسٹن یونیورسٹی اسکول آف میڈیسن نے اس تحقیق کے بعد مشورہ دیا ہے کہ نقرس کے مریضوں کو زیادہ پانی اور دیگر مشروب پینے سے فائدہ ہوتا ہے اور درد کی تکلیف اور شدت میں کمی ہوجاتی ہے۔

جامن

جامن موسم گرما کا ایک مشہور و معروف سستا اور ہر جگہ آسانی سے دستیاب ہونے والا پھل ہے۔ اس کا درخت قد آور ہوتا ہے اور بعض درخت 50 گز تک اونچے ہوجاتے ہیں۔ شاخیں چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔ پتے لمبے تقریباً ایک بالشت، رنگت سبز سیاہی مائل، مزاج خشک سرد ہوتا ہے۔ وٹامن ''سی'' سے بھرپور، سائٹرک ایسڈ کا خزانہ، معدہ اور آنتوں کی جلن، کمزوری اور خراش دور کرکے بھوک کو بڑھاتا ہے۔ جامن میں پیاس کی شدت اور خون کی تپش کو کم کرنے کی قدرتی صلاحیت موجود ہے۔ وہ احباب جو ذیابیطس کے مریض ہیں انہیں جامن ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ کیونکہ جامن خون میں شکر کی مقدار کو بڑھنے سے روکتا ہے۔ صفراء کو کم کرتا ہے، معدہ کو طاقت دیتا ہے اور جگر کے لیے بے حد مفید ہے۔ جامن نمک لگا کر کھانا چاہئے اور جامن کھانے کے معاً بعد پانی پینے سے گریز کرنا چاہئے۔

قلعہ آگرہ

یہ قلعہ سب سے پہلے لودھی خاندان کا تھا۔ جس کی تعمیر اینٹ اور پتھر سے ہوئی تھی۔ اکبر بادشاہ نے آگرہ کو مستقل پائے تخت بنایا تو 1563ء میں پرانا قلعہ مسمار کرکے سنگ سرخ سے نیا قلعہ بنانے کا حکم دیا جو شہر کی مشرقی جانب دریائے جمنا کے کنارے نصف دائرے کی شکل میں ایک نہایت مضبوط، خوبصورت اور عظیم الشان عمارت ہے۔ اس کی فصیل بہت چوڑی اور بلند رکھی گئی۔ کیونکہ شاہی خاندان کی سکونت کے علاوہ دفاعی مقاصد بھی پیش نظر تھے۔ فصیل میں 20 برج، چار دروازے اور دو کھڑکیاں تھیں۔

شاہ جہان کے عہد حکومت میں قلعے کی اندرونی عمارتوں میں بہت ردّ و بدل ہوا۔ اوپر پرانی عمارتوں کی جگہ نئی عمارتیں نہایت خوش وضع، خوبصورت اور زیادہ تر سنگ مرمر سے بنوائی گئیں۔ اب صرف دو دروازے کھلے ہیں، باقی کھڑکیاں اور دروازے بند کردیئے گئے۔ دیوان عام اور دیوان خاص بھی شاہ جہان ہی کے عہد میں بنے۔ عالمگیر سے پہلے فصیل کے باہر دس گز کا فاصلہ چھوڑ کر ایک فصیل بنوادی جو اندرونی فصیل سے بلندی میں کم ہے۔ چونکہ مغلوں کے زیادہ تر محفوظ خزانے اسی قلعے میں تھے۔ بند ہونے والے دروازوں میں سے ایک ہتیا بول نام دروازہ بھی تھا اس کی جگہ پتھر کے دو ہاتھی آمنے سامنے کھڑے کرکے ان کی سونڈوں سے محراب کی شکل بنائی گئی تھی۔ کھلے دروازوں میں ایک کا نام دہلی دروازہ ہے جس کا رخ دہلی کی جانب ہے۔ دوسرے کا نام امر سنگھ دروازہ ہے۔ یہ غالباً اس لیے مشہور ہوگیا کہ اس کے اندر امر سنگھ راٹھور کا محلّہ تھا۔ ان کے اندر کی خاص عمارتیں یہ ہیں۔ دیوان عام، دیوان خاص، شیش محل، خاص محل، حمام، موتی مسجد، نگینہ مسجد، جہانگیر محل، کتب خانہ، جودھا بائی، مثمن برج، جس میں شاہ جہاں کا دور نظر بندی میں گزرا۔ پھر اس میں مچھلی بھون اور تہہ خانے، پتھر کے دو نہایت خوبصورت تخت بھی ہیں۔

انمول موتی

☆ کائنات کی انمول چیزوں میں سے ایک چیز ''احساس'' ہے جو دنیا کے ہر انسان کے پاس نہیں۔ ☆ کسی کی مدد کرتے وقت اس کے چہرے کی طرف مت دیکھو، ہوسکتا ہے اُسکی شرمندہ آنکھیں تمہارے دل میں غرور کا بیج بودیں۔

ذرا سوچیں!

رشتوں میں مادیت، دودھ میں پانی، ایمان میں منافقت، مرچ میں سرخ اینٹیں، ہلدی میں رنگ، دیسی گھی میں کیمیکل، اَدرک میں کیمیکل والا پانی، گوشت میں پانی فلنگ، ہوٹلوں میں مردار

گوشت ،دوستی میں خودغرضی،نوکری میں رشوت،نماز میں دکھاوا،اور کہتے ہیں حکمران ٹھیک نہیں۔

عجیب بات ہے

جن کھوپڑیوں میں بھوسہ یا بارود بھرا ہے اُن سروں کی قیمت کروڑوں میں ہے۔لیکن جن کی کھوپڑیاں تخلیق کے سرچشمہ ہیں اُن کی جیبیں ہی نہیں معدے بھی خالی ہیں۔

علاماتِ قیامت

آپ ﷺ نے فرمایا۔فتنے بہت ہونگے۔ نمازوں کو ضائع کرنا۔کثرت سے قتل ہونگے۔زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے گا۔فاسق لوگ امام بن جائیں گے۔امانت میں خیانت کی جائے گی۔قیامت کے قریب علم اُٹھ جائے گا۔قرآن مجید ہوگا لیکن پڑھا نہیں جائے گا۔لوگ حج پر سیر وتفریح کے لئے جائیں گے۔دوست کو قریب اور باپ کو دور سمجھا جائے گا۔مسجدوں میں دنیاوی آوازیں بلند کی جائیں گی ۔مرد بیوی کا مطیع اور ماں باپ کا نافرمان ہوگا۔قیامت کے قریب زلزلے کثرت سے آئیں گے۔عورتیں مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہونگی۔۷۳ فرقے مسلمانوں میں ہونگے مگر ایک کے سوا سب جہنمی ہونگے۔عوام اپنی ڈور بے دین لوگوں کے ہاتھوں میں دیں گے۔میری اُمت برے اعمال میں بنی اسرائیل کے قدم بہ قدم چلے گی۔(یہ احادیث صحاح ستہ سے نقل کی گئی ہیں)

معلومات۔سرزمین

پاکستان کو نہروں کی،تھائی لینڈ کو آزاد لوگوں کی،استنبول کو مساجد کی ،مالدیپ کو موتیوں کی،بنگلہ دیش کو دریاؤں کی،بغداد کو خوابوں کی افغانستان کو پھلوں کی سرزمین کہا جاتا ہے۔پاکستان کو اسلام کا قلعہ کہا جاتا ہے۔کوہ قاف روس میں واقع ہے۔ترکی کے ایک شہر کا نام اُردو ہے۔کویت میں کوئی دریا نہیں افغانستان میں کوئی سمندر نہیں ،چین میں کوئی چڑیا نہیں۔سعودی عرب میں کوئی سینما نہیں۔

دُرّثمین سے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے خود اسلام کو تجربہ کر کے دیکھا
نُور ہے نُور اُٹھو دیکھو سُنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انہی باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
مُصطفٰے پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نُور لیا بارِ خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

بچوں کی دنیا

عاصی صحرائی

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیاری پیاری باتیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

نمازوں کی حفاظت اور تلاوت قرآن کریم

اللہ تعالیٰ نے دس سال کی عمر میں نمازیں فرض کی ہیں اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور اس میں کبھی سستی نہ کریں دس سال کی عمر ایسی نہیں کہ کہا جائے کہ ہم سے سستیاں ہو گئیں۔ نماز فرض کی گئی ہیں۔ نمازیں پڑھنا بہرحال ہر ایک پر فرض ہے۔ قرآن شریف پڑھیں اور بہت سے بچے قرآن شریف حفظ کرتے ہیں تو اس عمر میں یعنی دس سے بارہ سال کی عمر میں ہی کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی عمر ہے کہ اس کے ساتھ ترجمہ بھی پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان کو بڑھانے کے جو طریقے ہیں وہ ایسے ہیں جو بچوں کے دماغ میں بڑی جلدی پختہ ہو جاتے ہیں اور اگر وہ سمجھنا چاہیں تو سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

والدین کا کہنا ماننا

قرآن مجید کو جب ترجمہ کے ساتھ پڑھیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں کا بھی پتہ چلے گا کہ اس میں کیا حکم ہیں۔ مثلاً ایک حکم ہے کہ والدین کی عزت کرو پس ماں باپ کی عزت کریں ان کا کہنا مانیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کام سے خوش ہوگا کیونکہ آپ ماں باپ کا کہنا اس لئے مان رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کے اس عمل سے خوش ہو، آپ کے اس کام سے خوش ہو۔۔۔۔ والدین کا بھی اور اپنے بڑوں کا بھی احترام کرو۔ یہ قرآن کریم کا جو پڑھنا اور سمجھنا ہے بڑوں کو بھی اور چھوٹوں کو بھی اور بہت سی نیکیوں کی طرف راہنمائی کرے گا۔ بہت سی نیکیوں کے بارے میں پتہ چلے گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ خدام و اطفال اس بات کو سمجھیں کہ احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 7 جنوری 2010ء)

دودھ دلچسپ حقائق

دنیا میں دودھ کی مجموعی طلب کا 90 فی صد گائیوں سے حاصل ہوتا ہے۔

یونانی اساطیر کے مطابق زیئس دیوتا کی بیوی ہیرا ہرکولیس کو اپنا دودھ پلاتی تھی۔ اس دوران اس کے دودھ کے قطروں سے کہکشائیں بنی ہیں

رُوم کے شہنشاہ نیرو کی دوسری بیوی پوپائی گدھی کے دودھ سے نہاتی تھی۔ اس مقصد کے لئے اُس نے 500 گدھیاں پالی ہوئی تھیں

دنیا میں ہر سال 50 کروڑ ٹن کے لگ بھگ دودھ مختلف مویشیوں سے حاصل ہوتا ہے۔

پاکستان میں ہر سال 3 کروڑ 2 لاکھ ٹن دودھ مختلف مویشیوں سے حاصل ہوتا ہے۔

لوئی پاسچر نے دودھ کی حرارت تطہیر (پاسچرائزیشن) سے بیس سال پہلے بئیر کی پاسچرائزیشن کا طریقہ ایجاد کیا تھا

گائے کے دودھ کی نسبت بھینس کے دودھ میں پروٹین کی مقدار 25 فی صد زائد ہوتی ہے۔

اُونٹنی کا دودھ تجارتی بنیادوں پر حاصل کرنے کے لیے دنیا کا پہلا ڈیری فارم سعودی عرب میں 1986ء میں قائم کیا گیا تھا یہاں اُونٹنی کا دودھ 1.20 پونڈ لیٹر کے حساب سے فروخت کیا جا تا ہے۔سائینس دانوں کی تحقیق کے مطابق گائے کا دودھ انسان نے پہلی مرتبہ افغانستان اور ایران میں 10 ہزار سال پہلے استعمال کیا جا تا تھا۔(روزنامہ دنیا 2 نومبر 2014ء)

اے میرے بیٹے

اے میرے بیٹے نماز کو قائم کر اور اچھی باتوں کا حکم اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کر اور اس مصیبت پر صبر کر جو تجھے پہنچے یقیناً یہ بہت اہم باتوں میں سے ہے اور نخوت سے انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پھلاؤ اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر اللہ کسی تکبر کرنے والے اور فخر و مباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما کر یقیناً سب سے بری آواز گدھے کی ہے۔(سورۃ لقمان آیت 18 تا 20)

کرنے کی باتیں۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دے اور پھر دس سال کی عمر میں انہیں سختی سے کاربند کرو نیز ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ۔(سنن ابی داؤد)

بڑوں کا ادب

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہؓ عنہ سے شکل وصورت اور چال ڈھال اور گفتگو میں حضور ﷺ کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔حضرت فاطمہؓ جب کبھی حضور سے ملنے آتیں حضور ﷺ اُن کیلئے کھڑے ہو جاتے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر انہیں بٹھاتے اس طرح جب حضور ملنے کے لئے حضرت فاطمہ کے گھر جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں حضور کے دستِ مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی خاص بیٹھنے کی جگہ حضور کو بٹھاتیں۔(ابوداؤ)

دوستوں کا انتخاب۔۔حضرت اُبو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک خیال رکھے کہ کسے دوست بنا رہا ہے۔ (ترمذی)

بچے موبائل فون نہ رکھیں

"پھر آج کل یہاں بچوں میں ایک بڑی بیماری ہے ماں باپ سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں موبائل لے کر دو۔دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو موبائل ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہیے آپ کون سا بزنس کر رہے ہیں؟ آپ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس کی منٹ منٹ کے بعد فون کر کے آپ کو معلومات لینے کی ضرورت ہے؟ پوچھو تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ماں باپ کو فون کرنا ہے۔ماں باپ کو اگر فون کرنا ہوتا تو ماں باپ خود پوچھ لیں گے۔اگر ماں باپ کو آپ کے فون کی فکر نہیں ہے تو آپ کو بھی نہیں ہونی چاہیے۔کیونکہ فون سے پھر غلط باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔فونوں سے بعض لوگ خود رابطے کرتے ہیں جو پھر بچوں کو ورغلاتے ہیں گندی عادتیں ڈال دیتے ہیں بیہودہ قسم کے کاموں میں ملوث کر دیتے ہیں اس لئے یہ فون بھی بہت نقصان دہ چیز ہے اس میں بچوں کو ہوش نہیں ہوتی کہ وہ اُنہی کی وجہ سے غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔اس لئے اس سے بھی بچ کر رہیں۔

ٹی وی پر معلومات

ٹی وی کا پروگرام جیسا کہ میں نے ابھی بات کی ہے اس میں بھی کارٹون یا بعض پروگرام جو معلوماتی ہوتے ہیں وہ دیکھنے چاہییں ۔ لیکن بیہودہ اور لغو پروگرام جتنے ہیں اس سے بچنا چاہیے

(خطاب بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی 2011ء۔)

اچھی اچھی باتیں

ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کیونکہ شکر کرنے سے نعمتوں میں برکت پڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

با قاعدہ نماز پڑھنا کہ نماز برے کاموں سے روکتی ہے ۔

مصیبت کے وقت صبر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

زمین پر اکڑ کر اور غرور سے نہ چلو اللہ تعالیٰ کو غرور اور تکبر پسند نہیں ۔

غیبت اور چغلی نہ کھاؤ یہ نہایت برا گناہ ہے۔

نیکی کرنے میں دیر نہ کرو اور اس کے بدلے میں جلدی نہ کرو۔

دانا بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بیوقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیرویؓ

”جن کی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے بارے میں فرمایا

”ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن، جوان صالح اور ایک طور سے لائق جن کے خوبیوں کو بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔یعنی مفتی محمد صادق صاحب بھیروی۔“

(ذکر حبیب صفحہ 332)

مختصر تعارف

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی پیدائش 1872ء میں بھیرہ میں ہوئی جو اس وقت ضلع سرگودھا میں ہے۔آپ کے والد ماجد کا نام مفتی عنایت اللہ صاحب اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت فیض بی بی صاحبہ تھا۔آپ جنوری 1901ء میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے پہلے تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں سیکنڈ ہیڈ ماسٹر اور پھر ہیڈ ماسٹر خدمات سرانجام دیتے رہے۔پھر مارچ 1905ء میں آپ ”البدر“ کے ایڈیٹر بنے ۔ 1917ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو اشاعت دین کے لئے انگلینڈ بھجوایا اور پھر آپ امریکہ تشریف لے گئے آپ امریکہ کہ پہلے مربی تھے۔آپ جنوری 1957ء میں ربوہ میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

دلچسپ ایمان افروز واقعات

اب وہ کتاب مل جائے گی۔“ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مفتی صاحب نے لاہور کی پنجاب پبلک لائبریری میں ایک کتاب دیکھی جس میں یوز آسف کے نام پر ایک گرجا کا حوالہ دیا گیا تھا۔مفتی صاحب نے اس کا ذکر قادیان میں حضرت صاحب سے کیا۔ حضرت اقدس نے فرمایا ”وہاں سے وہ کتاب لے آئیں۔“ جب مفتی صاحب لائبریری میں گئے تو اس کتاب کا نام بھول گئے۔ ہر چند تلاش کیا مگر کتاب نہ ملی۔جب تک نام معلوم نہ ہو کتاب کس طرح مل سکتی ہے۔لائبریرین نے بھی عذر کر دیا۔ناچار واپس آ کر حضرت صاحب سے صورت معاملہ بیان کر دی۔اس واقعہ کے ایک ہفتہ کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا مفتی صاحب آپ پھر جائیں۔اب کہ وہ کتاب آپ کو مل جائے گی۔مفتی صاحب نے حکم کی تعمیل کی۔مگر حیران تھے کہ جب نام ہی نہیں معلوم تو کتاب کس طرح اور کیسے تلاش کروں۔ خیر اسی فکر میں مفتی صاحب لائبریری پہنچے اس وقت اتفاق سے لائبریرین ضرورتاً ایک آدھ منٹ کے

لئے باہر چلا گیا۔ اس کی میز پر ایک کتاب پڑی ہوئی تھی۔ مفتی صاحب نے بغیر کسی خیال کے ویسے ہی اُسے اُٹھا لیا۔ کھولا تو وہی مطلوبہ کتاب تھی۔۔ اس خدائی تصرف کو دیکھ کر مفتی صاحب حیران رہ گئے۔ لائبریرین آیا تو مفتی صاحب نے یہ عجیب وغریب واقعہ اس سے بیان کیا کہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ ''جاؤ کتاب مل جائیگی'' اور غیر متوقع طور پر کتاب فوری طور پر مل گئی لائبریرین نے کہا جناب آپ اگر کچھ دیر پہلے آتے تب بھی آپ کو یہ کتاب نہ ملتی کیونکہ ابھی ابھی باہر سے آئی تھی اور اگر ذرّہ بھی دیر سے آتے تب بھی یہ کتاب آپ کو نہ ملتی کیونکہ اسے میں فوراً اس کی جگہ رکھ دیتا۔ اب اسے لے جائیں اور حضرت صاحب کو دکھائیں۔ چنانچہ اس کتاب کا حوالہ حضور نے اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' درج فرمایا ہے'' لطائف صادق صفحہ 62)

سمندر کا جوش ساکن ہو گیا

''ایک بحری سفر میں ایک دن سمندر بڑے جوش میں آ گیا۔ سمندر کی لہروں نے جہاز کو ایسی حرکت میں ڈالا کہ دوران سر اور متلی اور قے سے طبیعت بہت بیمار ہو گئی۔ تب میں نے سمندر کو مخاطب کر کے کہا اے سمندر تو جانتا ہے کہ کون اس جہاز میں سوار ہے ایک مسیح کا حواری صرف تبلیغ اسلام کے لئے سفر کر رہا ہے۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ تو مجھے بے آرام کرتا اور تکلیف دیتا ہے ٹھہر جا تا کہ جہاز میں حرکت نہ ہو فوراً سمندر ساکن ہو گیا اور جہاز ایسے سکون سے چلتا تھا کہ گویا ہم خشکی پر ہیں۔ فالحمدللہ ثم الحمدللہ''

دعا سے دوا معلوم ہو گئی

''ایک دفعہ میں بیمار ہوا روز بخار آتا تھا۔ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رحمہ اللہ کئی دوائیں تجویز کر چکے مگر بخار نہ اُترنے میں آیا رات کو میں دعا کر کے سو گیا۔ یہ الفاظ زبان پر آئے ''ایسائی ٹوڈا'' میں اس وقت نہ جانتا تھا کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ صبح حضرت حکیم صاحب سے عرض کیا فرمایا یہ ہینگ کا انگریزی نام ہے۔ یہ دوائی آپ کے بخار کیلئے بہت مفید ہوگی۔ کیونکہ یہ معدی بخار ہے۔ افسوس کہ مجھے اس کا خیال نہ آیا چنانچہ ہینگ کا ایک نسخہ تیار کیا گیا۔ جس سے اسی دن بخار اُتر گیا۔ فالحمدللہ ثم الحمدللہ (تحدیث نعمت صفحہ 16)

ایک بوڑھی عورت

''ایک دفعہ امریکہ کے مشہور شکاگو کی سڑک سے گزر رہا تھا کہ ایک چھوٹا بچہ آیا اور اس نے کہا کہ آپ کو میری ماں بلاتی ہے۔ میں بچے کے ساتھ ان کے گھر پہنچا۔ جہاں ایک بوڑھی عورت نے استقبال کیا خاطر مدارت کے بعد اُس نے کہا کہ میں ابھی چھوٹی عمر میں تھی کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تحقیقات کروں دنیا میں سب سے زیادہ اچھا مذہب کون سا ہے۔ سو اس خیال سے کئی ایک مذاہب میں داخل ہوئی اور دعا کرتی رہی اور کہیں سے میری تشفی نہ ہوئی یہاں تک کہ میری شادی ہو گئی بچے اور پوتے ہوئے مگر میری اس دعا کی قبولیت مجھے نصیب نہ ہوئی آج سے دو سال پہلے میں اسی آرام کرسی پر بیٹھی ہوئی اس خیال میں رونے لگی کہ میں نے عمر بھر خدا سے دعا کی وہ بھی قبول نہ ہوئی اور میں غم میں روتے روتے سو گئی۔ تب خواب میں ایک فرشتہ دیکھا اس نے کہا بیگم غم نہ کرو تمہاری دعا سنی گئی ادھر دیکھو وہ کون ہے جب میں نے کھڑکی سے اس طرف نگاہ کی تو مجھے ایک مشرقی شخص دکھائی دیا پھر اس فرشتے نے کہا یہ شخص یہاں یعنی امریکہ آ رہا ہے۔ جو مذہب وہ لائے گا وہ سچا ہے تم اس کو قبول کرو۔

میں اس خواب کے بعد کئی دن تک اس کھڑکی سے ہر آنے والے کو دیکھتی رہی۔ آخر مجبور ہو کر نا اُمیدی کو پاس بلا لیا۔ آج اتفاق سے میں پھر بغیر کسی ارادے کے یہاں بیٹھی تھی اور آپ کو جاتے ہوئے دیکھا۔ میری آنکھوں میں وہ خواب پھر گیا۔ میں پہچان گئی کہ جو شخص

خواب میں دیکھا وہ آپ ہیں۔ پھر اس نے اسلام قبول کرلیا۔“

(لطائف صادق صفحہ 136)

دین حق کا زندہ کرکے دکھا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو نہایت پیارے واقعات۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب جو بچپن میں آپ کے اُستاد تھے فرماتے ہیں کہ ”ایک دن کچھ بارش ہو رہی تھی مگر زیادہ نہ تھی۔ بندہ وقت مقررہ پر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سیڑھیوں کا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا۔ حضور نے دروازہ کھولا۔ بندہ اندر آکر برآمدہ میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ آپ کمرہ میں تشریف لے گئے۔ میں نے سمجھا کہ کتاب لے کر باہر برآمدے میں تشریف لائیں گے۔ مگر جب آپ کے باہر تشریف لانے میں کچھ دیر ہوگئی تو میں نے اندر کی طرف دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آپ فرش پر سجدے میں پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے خیال کیا کہ آج بارش کی وجہ سے شاید آپ سمجھتے تھے کہ میں حاضر نہیں ہوں گا۔ اور جب میں آگیا ہوں تو آپ کے دل میں خاکسار کے لئے دعا کی تحریک ہوئی ہے اور آپ بارش کی بندش کیلئے دعا فرما رہے ہیں۔ آپ بہت دیر تک سجدہ میں پڑے رہے اور دعا فرماتے رہے۔ روزنامہ الفضل 5 نومبر 1938ء)

حضرت شیخ غلام احمد صاحب کا بیان ہے

”ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج رات مسجد مبارک میں گزاروں گا۔ اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اور اس کے الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا۔ اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا میں نے دعا کی کہ یا الٰہی یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے۔ اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اُٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے میں کہہ نہیں سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے۔ مگر جب آپ نے سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میاں محمود صاحب ہیں میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا۔ تو آپ نے فرمایا میں نے یہی مانگا ہے کہ ”الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کرکے دکھا۔“

(روزنامہ الفضل 16 فروری 1968ء)

موت کے بعد انسان کے صرف اعمال ساتھ جاتے ہیں

ایک آدمی کے تین دوست تھے۔ وہ آدمی ایک دن بہت بیمار ہو گیا۔ سمجھ گیا کہ اس کا آخری وقت ہے۔ اس نے اپنے تین دوستوں میں سے پہلے کو بلایا جو اسے بہت عزیز تھا اور اس سے پوچھا کہ اے دوست اس مشکل میں تم میری کیا مدد کر سکتے ہو؟ اس دوست نے بےبسی سے جواب دیا۔ پیارے دوست تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نے دنیا میں ہر بُرے وقت میں تمہارا ساتھ دیا اور عمر بھر تمہاری خدمت کی لیکن افسوس کہ موت کا میرے پاس کوئی علاج نہیں۔

اس آدمی نے اپنے دوسرے دوست کو طلب کیا اور اُسے مدد کیلئے کہا۔ اس نے معذرت کے ساتھ جواب دیا کہ دوست میں صرف آپ کو نہلا دھلا کر کفن پہنا سکتا ہوں اور خوشبو لگا کر کسی عمدہ قبر میں دفن کر سکتا ہوں بعد میں آپ کے کسی کام نہیں آسکتا۔ ہاں دعا کر سکتا ہوں وہ انشاءاللہ کرتا رہوں گا۔

اس شخص نے تیسرے دوست کو مدد کیلئے بلایا اور کہا تم میرا کس حد تک ساتھ دے سکتے ہو؟ اس نے کہا محترم دوست آپ بالکل فکر نہ کریں دنیا میں آپ نے مجھے کبھی نہیں چھوڑا تھا تو اب موت کے

وقت میں آپ کا ساتھ دوں گا۔ بلکہ قیامت کے دن جب آپ قبر سے اُٹھیں گے تو اُس وقت بھی مجھے اپنے پاس پائیں گے۔ میں آپ کے ہمراہ رہوں گا۔ یہ جواب سن کر اس آدمی کو اطمینان ہوا اور اس کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا۔

پیارے بچو اس آدمی کے تین دوستوں میں سے پہلے کا نام ''مال'' دوسرا اس کا ''عیال'' اور تیسرا اس کا ''اعمال'' یعنی نیک کام تھے۔ آنحضور ﷺ نے اسی حدیث میں فرمایا کہ موت کے بعد انسان کے اعمال ہی اس کے ساتھ جاتے ہیں باقی چیزیں دنیا میں رہ جاتی ہیں۔ اس لئے ہمیں ہر وقت یہ کوشش کرنی چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اپنے اعمال کو بہتر سے بہتر بناتے رہیں تاکہ آخر میں یہ ہمارے اچھے دوست کے طور پر ہمارا ساتھ دے سکیں۔

پہیلیاں

کبھی ہیں لال کبھی ہیں کالے
لاکھوں بار ہیں دیکھے بھالے

ایسا بنگلہ کوئی دکھائے
جس میں ایک جہاں سمائے

ہرا ہرا یا پیلا پیلا
بن چاقو کے اس کے چھیلا

لکڑی کی ڈبیا جب ہاتھ آئی
ڈبیا کو توڑا کھا لی مٹھائی

کوئلہ، ۔۔۔آنکھ، ۔۔۔کیلا، ۔۔۔بادام

براہِ کرم آپ ہم سے رابطہ فرمائیں

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔ ''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889 سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔

آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

۔کتاب کا نام: مصنف/ مرتب/ مترجم کا نام: ۔ایڈیشن: مقام اشاعت:
۔تاریخ اشاعت: ۔ناشر / طابع: ۔تعداد صفحات: زبان: ۔موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز:

انچارج ریسرچ سیل، پی او باکس 14 چناب نگر ربوہ پاکستان

آفس:0092476214953
Res:0092476214313,
Mob:00923344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل:research.cell@saapk org

انچارج ریسرچ سیل ربوہ

ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیماریوں کی کثرت کا فلسفہ یوں بیان فرمایا ہے کہ:

''اس قدر کثرت میں خدا تعالیٰ کی حکمت معلوم ہوتی ہے تا کہ ہر طرف سے انسان اپنے آپ کو عوارض اور امراض میں گھرا ہوا پا کر اللہ تعالیٰ سے ترساں اور لرزاں رہے اور اسے اپنی بے ثباتی کا ہر دم یقین رہے اور مغرور نہ ہو اور غافل ہو کر موت کو نہ بھول جاوے اور خدا سے بے پرواہ نہ ہو جاوے''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 217)

اس ضمن میں مزید ہدایت فرمائی:

''سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر ہر ایک ذرہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کبھی مفید نہیں ہو سکتا توبہ و استغفار بہت کرنی چاہیے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 242)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا الرجی کے بارہ میں ایک اقتباس

(ھومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل)

الرجی کے ضمن میں ہونے والی تحقیقات سے ایک اور بات بھی سامنے آئی ہے کہ موسم میں آئندہ ہونی والی تبدیلی کے اثرات بھی الرجی کے بعض مریض اتنے دن پہلے محسوس کر لیتے ہیں کہ جب ابھی انتہائی لطیف سائنسی آلات نے بھی انہیں محسوس نہ کیا ہو۔ مثلاً بعض ایسے مریض ہیں جنہیں بجلی کے کڑکنے اور موسم میں اضطراب پیدا ہونے سے الرجی ہو جاتی ہے۔ چونکہ تحقیق سے جو حیرت انگیز بات سامنے آئی ہے وہ یہ تھی کہ موسم کی ظاہری تبدیلیاں ابھی پیدا ہی نہیں ہوئی تھیں اور ان کے آثار بھی کسی سائنسی آلہ کے ذریعہ منظبط نہیں ہو سکے تھے پھر بھی ایسے مریضوں میں اسے الرجی کے آثار شروع ہو گئے جس کا تعلق اس بگڑے ہوئے موسم سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے پرندوں کو بھی یہ ملکہ عطا فرمایا ہے کہ موسم کی تبدیلی سے پہلے ہی اسے محسوس کر لیتے ہیں اور شور مچانے لگتے ہیں۔

ان نسخہ جات کے چھاپنے کا مقصد صرف بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت ہے۔
ان ادویات کے استعمال سے پہلے اپنے معالج سے مشورہ ضرور کر لیں۔

چند کارآمد ھومیو پیتھک نسخہ جات

} خواب میں حادثات دیکھے تو ایسے مریض کی دوا **Carbo Veg = 200** ہے۔

} اگر کوئی خواب میں ننگے لوگوں کو دیکھے تو ایسے مریض کی دوا **Pulsatilla = 30** ہے۔

} خواب میں سفر کر رہا ہو تو **Kali-Nit = 30** دوا ہوگی۔

} خواب میں پھول دیکھے تو **Nat-Sulph = 200** دوا ہوگی، چند دن لیں۔

} خواب میں فوت شدہ عزیزوں کو دیکھے تو **Ferrum Met = 1000** ہفتہ وار دیں۔

} خواب میں فوت شدہ دوست احباب دیکھے تو **Nat-Carb = 200** میں چند دن دیں۔

} خواب میں مردے دیکھے اور اکثر دیکھا کرے تو **Anacardium = 1000** ہفتہ وار دیں۔

} خواب میں اپنے آپ کو قید دیکھے تو **Clematis = 30** تین بار دن میں لے۔

} خواب میں جنگ و جدل دیکھے تو **Allium-Cepa = 30** تین بار دن میں۔

دودھ میں مٹھاس

چینی ملا دودھ بلغمی ہوتا ہے۔ عموماً دودھ بغیر چینی پینا چاہئے۔ چینی ملنے سے جو کیلشیم ہوتا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے اس لئے چینی ملانا مناسب نہیں ہے۔ دودھ میں قدرتی مٹھاس ہوتی ہے۔ پھیکا دودھ پینے سے تھوڑے ہی دنوں میں قدرتی مٹھاس والے بغیر چینی ملے دودھ پینے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ جہاں تک ہو سکے دودھ میں چینی نہ ملائیں۔ اگر مٹھاس کی ضرورت ہو تو شہد، میٹھے پھلوں کا جوس، منقہ کو بھگو کر اس کا پانی، گنے کا رس یا گلوکوز کا ملائیں۔ مصری ملا دودھ مادہ منویہ میں اضافہ بھی کرتا ہے۔

گاجر

} یرقان کے لئے گاجر کا جوس مصری ملا کر استعمال کریں۔

} گاجر خون کے سرخ ذرات میں اضافہ کرتا ہے۔

} گاجر کے استعمال سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

} گاجر پیشاب کی جلن دور کرتا ہے۔

کیا آپ اپنے لازمی چندہ جات شرح کے مطابق ادا کر رہے ہیں؟

درجِ ذیل وضاحت آپ کی رہنمائی کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔

Monthly Income	Chanda Aam	Wassiyat (Amad)	Jalsa Salana
100	6.25	10.00	0.83
250	15.63	25.00	2.08
500	31.25	50.00	4.17
750	46.88	75.00	6.25
1000	62.50	100.00	8.33
1250	78.13	125.00	10.42
1500	93.75	150.00	12.50
1750	109.38	175.00	14.58
2000	125.00	200.00	16.67
2500	156.25	250.00	20.83
3000	187.50	300.00	25.00
4000	250.00	400.00	33.33

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۴﴾

O ye who believe! fasting is prescribed for you, as it was prescribed for those before you, so that you may guard against evil. (Holy Quran 2:184)

Ramazan Timetable 1442 Hijri (2021)
Fazl Mosque London

Abu Huraira (Allah be pleased with him) relates that the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be on him) said:-

"Fasting is a shield (from Hell). During fasting refrain from engaging in immoral and ignorant talk. If someone tries to pick a fight or hurls abuse, the response should be to say twice, 'I am fasting'. By God in whose hand is my life, the odour from the mouth of one fasting is preferred to Him than the fragrance of musk." *(Bukhari)*

No	Day	Date	Sahoor	Iftar
1	Wed	14-Apr	04:38	19:56
2	Thu	15-Apr	04:35	19:58
3	Fri	16-Apr	04:33	19:59
4	Sat	17-Apr	04:31	20:01
5	Sun	18-Apr	04:29	20:03
6	Mon	19-Apr	04:27	20:04
7	Tue	20-Apr	04:25	20:06
8	Wed	21-Apr	04:23	20:08
9	Thu	22-Apr	04:21	20:09
10	Fri	23-Apr	04:19	20:11
11	Sat	24-Apr	04:17	20:13
12	Sun	25-Apr	04:15	20:14
13	Mon	26-Apr	04:13	20:16
14	Tue	27-Apr	04:11	20:18
15	Wed	28-Apr	04:09	20:19
16	Thu	29-Apr	04:07	20:21
17	Fri	30-Apr	04:05	20:23
18	Sat	01-May	04:03	20:24
19	Sun	02-May	04:01	20:26
20	Mon	03-May	03:59	20:28
21	Tue	04-May	03:58	20:29
22	Wed	05-May	03:56	20:31
23	Thu	06-May	03:54	20:32
24	Fri	07-May	03:52	20:34
25	Sat	08-May	03:51	20:36
26	Sun	09-May	03:49	20:37
27	Mon	10-May	03:47	20:39
28	Tue	11-May	03:46	20:40
29	Wed	12-May	03:44	20:42
30	Thu	13-May	03:43	20:43
	Fri	14-May	Eid ul Fitr	

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

Allahumma laka sumtu, wa bika aamantu, wa alaika tawakkaltu, wa alaa rizqika aftartu.

O Allah, I fasted for Your sake, and I believe in You, and upon You do I rely, and with Your provision do I end my fast

Fidya: £60.00
Fitrana: £2.00 per person
Eid Fund: £10.00 per earning member

	Optional Shawwal Fasts		
Day	Date	Fajr	Maghrib
Sat	15-May	03:40	20:46
Sun	16-May	03:38	20:48
Mon	17-May	03:37	20:49
Tue	18-May	03:35	20:51
Wed	19-May	03:34	20:52
Thu	20-May	03:33	20:54

Local Jamaat timetables can be downloaded from www.ahmadiyya.uk/tarbiyyat
iPhone/Android App: **'Salat Calculator MAUK'** calculates Salat times for your specific location

Tarbiyyat Department, Ahmadiyya Muslim Association UK
16 Gressenhall Rd, London, SW18 5QL
0208 877 5500 SECTARBIYYAT@AHMADIYYAUK.ORG @UKTarbiyyat